یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما

الحمد للہ کہ درین زمان سعادت توامان مجموعہ رسالہ عمدۃ المرام سعادت انضمام بمیمنت القیام المسمّٰی بہ

مظہر الاسلام ۱۳۰۸

[illegible]

النبی علیہ السلام

از تالیف [illegible] جناب [illegible]

در مطبع مجتبائی واقع دہلی طبع گردید

مختصر فہرست کتب مطبع مجتبائی دہلی مناسب کتاب ھذا

مولود مرآۃ الحور۔ مولود تحفہ اخیار۔

چشمۂ رحمت مولود مطبع لکھنؤ

مدح مرغوب

منظور حق یہ رسالہ نعت میں منظوم لکھا گیا ہے [illegible]

ناصر الابرار فی مناقب اہل بیت اطہار ترجمہ بیان اردو

مولد جدید اردو مجتبائی از تالیفات احمد خان صوفی

مولد شریف [illegible]

مولود برزنجی مترجم مولوی احمد علی۔

[illegible]

[illegible]

قندیل عرش اردو مجلس ذکر خیر

[illegible] رحمت یہ کتاب بھی قابل [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فضیلۃ الذکر۔

تاریخ مکہ معظمہ حالات بنا کعبہ شریف

تاریخ مدینہ منورہ ترجمہ اردو جذب القلوب

تاریخ حبیب الٰہ اردو از مفتی عنایت احمد صاحب

مغازی الرسول اردو نظامی

فتوح المصر والعراق

سرور المحزون فی سیر الامین المامون

[illegible]

[illegible]

مغازی الرسول واقدی اور تیسرا حصہ فتوح الشام اور مصر پر دیکھنا

مولود سیف البیان

بہار خلد مولود منظہر النور

راحت القلوب

سرور القلوب فی دیار المحبوب

ذکر الشہادتین از احمد خان صوفی۔

سر الشہادتین اردو مولانا شاہ عبد العزیز صاحب

تحریر الشہادتین

[illegible] الشہادتین

جنگنامہ کربلا۔ [illegible]

[illegible]

یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما

الحمد للہ والمنۃ کہ درین زمان سعادت اقتران مجموعہ رسالہ عمدۃ المرام سعادت انضمام میمنت التیام المسمّیٰ بہ

مظہر الاسلام

۱۳۰۸ھ

فی میلاد

النبی علیہ السلام

از تالیف لطیف مداح جناب خیر الانام مولوی ابو المحمود سید کفایت علی علوی ملکی پوری باہتمام منشی محمد عبد الاحد صاحب

در مطبع مجتبائی واقع دہلی طبع گردید

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

جملہ حمد اُس ذات مطلق کے لیے	جسنے کن سے دو جہان پیدا کیے
خاک سے آدم کو پیدا کر دیا	نور ظلمت مین ہویدا کر دیا

اللہ اکبر عز اسمہ و اعظم شانہ کہ ذات اُسکی یکتا و قدیم ہے اور افضل صفات اُسکی رحمٰن و رحیم اللہ رے قدرت کے ستارے واہ رے شان رحیمی کا جلوہ کہ انسان ضعیف البنیان جیسے ظلوم و جہول کو ایک نعمت عظمٰی سونپکر اشرف المخلوقات ٹھیرایا اور اُسکے صفحہ حال کو عنوان وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْ آدَمَ سے مزین فرمایا اس کو چشم بینا عطا کی کہ ذرہ ذرہ مین اُسکے بے انتہا جلوے دیکھے اس کو گوش شنوا ملے کہ اُسکے فرمان واجب الاذعان سے اوامر و نواہی بغور سنے اس کو دل دانا عنایت ہوا کہ اُس کی ذات مطلق کو یکتا جانے اس کو زبان گویا بخشی کہ اسکی بیشمار نعمتون کا شکر ادا کرے باینہمہ اُس غنی وحدہ لاشریک کو نہ کسی کی عبادت درکار نہ طاعت کا محتاج

نہ بندگی کی پروا نہ پرستش کی احتیاج عالم کن فکان کی تمام موجودات اُسکی
فضائے قدرت کا ایک چھوٹا سا بوٹا ہی اور دونوجہان کی کل کائنات اُس کے
دریائے صنعت کا ایک ذرا سا بلبلا ہی ہم کیا اور ہماری مجال کیا جو اُس کی حمد وثنا مین
لب ہلا سکین اور اپنی عقل و ادراک و وہم وخیال کیا جو اسکی کنہ حقیقت کو پا سکین اور امکان
کیا جو سوائے حدیث لَآ اُحْصِیْ ثَنَآءً کے عہدہ حمد سے باہر آسکین سبحان اللہ اُس
عاجز مخلوق کو اُس نے محض اپنی شان ربوبیت کا جلوہ دکھلایا یعنی اپنے برگزیدہ
رسولون اور اپنے پیارے پیمبرون کو رہنمائی کے لیے مامور فرمایا جنکی مشعل ہدایت نے
ہمکو سیدھی راہ سجھائی جنکی فروغ رسالت نے ہمارے دل کے فانوسون مین معرفت
کی شمع چمکائی جنکی بدولت ہم نے اپنے آپ کو حادث اُس کو قدیم جانا جنکے سبب ہم نے
اپنے آپ کو بندہ اُس کو معبود پہچانا جنکی دعاؤن کے صلہ مین ایک نعمت عظمی ہمارے ہاتھ
آئی جنکی خوشخبریون کے نتیجہ مین ایک دولت بے زوال ہم نے پائی وہ کیا جس کے
لیے ساز ہستی پر نوا ہوا یعنی وہ بلبل بستان قدم جو کُنْتُ نَبِیًّا وَّ اٰدَمُ بَیْنَ الْمَآءِ
وَالطِّیْنِ سے نغمہ سرا ہوا وہ آئینہ قدرت ظہور جس سے فَعُلِّمْتُ عِلْمَ الْاَوَّلِیْنَ
وَالْاٰخِرِیْنَ کا جوہر معنی صورت نما ہو وہ لعل شبچراغ نبوت جسکی ضو سے طرہ سُبْحٰنَ
الَّذِیْٓ اَسْرٰی چمک نکلا وہ دُرِّ یتیم رسالت جسکی آب و تاب سے تاج لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ

الافلاک جگمگا اُٹھا وہ طوطی شیرین مقال جسکے لبون سے وَمَا یَنطِقُ عَنِ الھَوٰی
اِن ھُوَ اِلّا وَحیٌ یُّوحٰی کے رنگ نے جھلک دکھلائی وہ شاہد فرخندہ جمال جسکے کانون کو
لآلی فَاَوحٰی اِلٰی عَبدِہٖ مَا اَوحٰی سے زینت دی گئی وہ شہسوار گرم عنان جسنے
میدان دَنٰی فَتَدَلّٰی کو ایک آن مین طے کیا وہ شہریار باعزوشان جسنے مسند
قَابَ قَوسَینِ اَو اَدنٰی کو اپنے جلوۂ عالم آرا سے شرف دیا وہ مقبول بارگاہ صمدیت
جس کا وجود محمود سب سے پہلے جلوہ حقیقت کا آئینہ بنا وہ محبوب درگاہ احدیت جس کا
میلاد مسعود تمام انبیا علیہم السلام کے بعد طرۂ رسالت مین شانہ کش ہو وہ سراپا
شان عظمت و جلال جس سے اول خدا کے سوا کوئی بالاتر نہین اور خدا کے بعد
بجز اُس کے کسیکو یہ بزرگی میسر نہین وہ کون سبب آفرینشِ و کون موجب تخلیق
جہان باعثِ ظہور کن فکان صاحب قرآن حبیب الرحمن رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین
خاتم النبیین سیدنا و نبینا و مولانا محمد مصطفی احمد مجتبی صلی اللہ علیہ وسلم یاایہا المشتاقون
بنور جمالہ صلوا علیہ وآلہ علوی

کہان بان و بیان شاہ کی ثنا کے لیے		خدا ہی کے لیے بس نبی خدا کے لیے

ایہا الناس با اخلاص نعت شریف جناب خاتم النبیین محبوب رب العالمین علیہ الصلوۃ والسلام کی لکھنا بشر کے حوصلہ سے باہر اور آدمی کے مرتبہ سے بالاتر ہے اللہ اکبر

اُسکی رفعتِ مرتبت کا کیا ٹھکانا جسکی شان مین خداوند تعالی وَکَانَ فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ عَظِیْماً فرماوے اُسکی اوج منزلت کی کیا انتہا جسکی وصف مین اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ آوے اول سے آخر تک تمام انبیاء علیہم السلام آپ کی وجود سراپا مقصود اور مولود محمود کے مژدے دنیا مین لاتے رہے اور آپ کے فضائل جاہ و احترام اور مجد و عز و احتشام کے خطبے اہل عالم کو سُناتے رہے مگر حق یون ہے کہ اُس دریائے ناپیدا کنار شرف و عظمت کا وصف نہ بیان ہوسکا نہ ہوسکتا ہے اور نہ سُنا جاسکا نہ سُنا جاسکتا ہے کیا خوب فرمایا ہے میرزا مظہر علیہ الرحمۃ نے ؂

خدارا انتظارِ حمد ما نیست	محمد چشم بر راہ ثنا نیست
مناجاتی اگر خواہی بیان کرد	بہ بیتی ہم قناعت میتوان کرد
محمد از تو میخواہم خدارا	الٰہی از تو عشق مصطفٰے را

آپ کے صحابہ کبار جو آپ پر دل و جان سے نثار تھے اُنکے اظہار ثنا مین زبان بیان عاجز ہے صدیق رضہ آپکے آئینہ صدق و صفا کا جوہر فاروق رضہ آپ کے گنجینہ عدل و سخا کا گوہر عثمان رضہ آپکے خزینہ حلم و حیا کا مظہر علی رضہ آپ کے مدینہ علم و ولا کا مصدر ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وازواجہ اجمعین علوی ؂

قدم اُٹھے تو رہِ عشقِ احمدی مین اُٹھے	جو لب کھُلے تو کھُلے ذکر مصطفٰے کیلیے

حضرات عالی درجات جنکو ذرا بھی جناب مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کا لگاؤ ہوگا وہ اس بات کی تصدیق بتمیز کرسکتا ہے کہ آپکا ذکر شریف وہ مزے کی چیز ہے جس سے با اخلاص امتیون کا کبھی جی نہین بھرتا اور ہرگز طبیعت لبس نہین کرتی اور یہ جان نواز تقریر کیلیے دلپذیر ہے لمؤلفہ

وہ نبیوں کا سرتاج امی لقب — مہ اوج معراج ممدوح رب
وہ ختم رسل خاتم الانبیا — حبیب خدا مصطفےٰ مجتبےٰ
وہ بزم تقرب کا مسند نشین — وہ اوج رسالت کا ماہ مبین
وہ دُرج صفا کا دمکتا گہر — وہ برج وفا کا چمکتا قمر
وہ گلزار جان کا گلِ سرسبد — وہ صبح ازل ماہ شام ابد
وہ ممدوح یزدان بخُلق عظیم — وہ محمود دوران بفیض عمیم
وہ صبح تجلی کا شمس الضحےٰ — وہ اوج ترقی کا بدر الدجےٰ
وہ کان کرمی جمیل الشیم — وہ شان رحیمی ز سرتا قدم
وہ حادث بصورت بمعنی قدیم — جواد کریم رؤف رحیم
وہ اللہ کا سب سے پیارا نبی — نبی کون یعنی ہمارا نبی
وہ عصیان کے آفت زدونکا نصیر — ضعیف امتون کا قوی دستگیر

وہ امت کا اپنی نہایت رفیق
بہت مہربان انتہا کا شفیق

نصیبون کے اچھے وہ اہل زمان
شفیع الوری جنپہ ہو مہربان

زہی اُنکے طالع خوش اُنکے نصیب
جنھین دوست رکھے خدا کا حبیب

خوشا وہ گروہ سعادت قرین
ہو جنکا نبی خاتم المرسلین

مبارک ہی وہ امت محترم
خدا جسکو فرمائے خیر الامم

زہی بخت ہم کو یہ دولت ملی
سلام اُسپہ جسکی بدولت ملی

کہو ایُّہا الحاضرین انام
علیہ الصلوۃ الف الف السلام

اے حبیب خدا کے جان نثارو اے محبوب کبریا کی پیارو جاننا چاہیے کہ جس طرح ذات بابرکات مصطفوی علیہ الصلوۃ والسلام افضل کائنات و مفضل انام ہے اسی طرح آپ کا ذکر خیر بھی اعاظم اذکار سے ہی زہی نصیب اُن مسلمانون کے جو اپنے اوقات کا ایک بڑا حصہ اس مبارک کام مین صرف کرین اور آپ کی حضور مین بسرو خاطر درود وسلام کے ہدیے پیش کرتے رہین اور درود شریف کے فضائل کلام پاک اور احادیث صحیحہ اور روایات معتبرہ سے اچھی طرح ثابت ہین چنانچہ اللہ تعالی اپنی کتاب مجید اور فرقان حمید مین ارشاد فرماتا ہی اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا یعنی تحقیق اللہ تعالی اور فرشتے

درود بھیجتے ہین نبی پر اے ایمان والو تم بھی اُس پر درود بھیجو اور سلام –
روایت منقول ہے کہ جب یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا
چہرہ مبارک کمال خوشی سے ایک نور کا مرقع بنگیا اور آپنے اصحاب کبار رضی اللہ
عنہم سے فرمایا کہ آیہ رحمت ایک عجیب مژدہ ہے اللہ کے رسول اور اُسکے ساتھیون کے لیئے
اور مجکو عزیز تر ہے دنیا مین سب نعمتون سے صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ
ہماری جان آپ پر قربان اُسکی حقیقت سے بھی شرف آگہی چاہتے ہین فرمایا کہ یہ
راز ہے اگر تم نہ پوچھتے تو نہ بتلایا جاتا پھر ارشاد فرمایا کہ اللہ جلشانہ نے اس آیہ رحمت
کے ساتھ دو فرشتون کو مامور فرمایا ہے کہ جب کسی مسلمان کے آگے میرا نام لیا جاتا ہے
اور وہ مجھپر درود بھیجتا ہے تو وہ دونون فرشتے کہتے ہین غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ یعنی اللہ تجکو
بخشے اور اللہ تعالی اور تمام ملائکہ اُسوقت آمین کہتے ہین اور اگر وہ شخص درود نہین بھیجتا
تو فرشتے نفرین کرتے ہین اور کہتے ہین لا غفر اللّٰہ لک یعنی نہ بخشے تجکو اللہ تعالی علوم

پڑھو درود پڑھو مومنو درود پڑھو		خدا کے حکم سے غافل نہو خدا کے لیے

روایت فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ
فَقَدْ جَفَانِي یعنی جسکے روبرو مین ذکر کیا جاؤن اور مجھپر وہ شخص درود نہ بھیجے تو اُسنے
مجھپر بڑا ظلم کیا اور فرمایا وَشَقِيَ عَبْدٌ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ یعنی بدبخت وہ شخص ہے

جو مجھپر درود نہ بھیجے درحالیکہ مین اُس کے سامنے ذکر کیا جاؤن روایت
حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
درود بھیجنا گناہون کا گھٹانیوالا اور پاک کرنیوالا زیادہ ہی آگ بجھانیوالے
پانی سے روایت اور حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو درود بھیجتا ہی نزدیک سے مین اُس کو
اپنے کانون سے سنتا ہون اور جو دور سے درود بھیجتا ہی تو میرے پاس
فرشتے پہنچاتے ہین بقید نام نشان درود بھیجنے والے کے روایت منقول ہی
کہ محمد بن سعد بن مطرف کا معمول تھا کہ سونے سے پہلے بتعداد معین درود شریف
پڑھا کرتے تھے ایک رات دولت دیدار سراپا انوار سے مشرف ہوئے یعنی عالم
رویا مین دیکھا کہ تمام مکان نور جمال باکمال سے روشن ہوگیا اور سارا گھر عطر آیات
قدس سے مہک نکلا اور ارشاد فرمایا کہ بہت راضی ہی تجھسے اللہ اور اُس کا
رسول اس درود بھیجنے پر اور فرمایا نزدیک لا اپنا مونہ کہ بوسہ دون مین اس پر
راوی کہتا ہی کہ اپنا دہن پیش کرنے مین مجکو حجاب تھا پس حضور نے میرے
رخسار پر بوسہ دیا جب بیدار ہوا اپنے مسکن کو مشک و زعفران کی خوشبو سے
مہکتا پایا اور آٹھ روز تک رخسار سے مشک کی خوشبو آتی رہی صلوٰۃ علیہ وآلہ

اقوال صادقہ سے ثابت ہی کہ ورد صلوۃ دنیا مین وسیلۂ خیر و برکات ہی اور عقبے مین ذریعہ بخشش و نجات شفا دیتا ہی بیمارون کو اور چھوڑا دیتا ہی غم کے گرفتارون کو اور اس کے سبب مال مین برکت اولاد مین ترقی ہوتی ہی اور یہ بھی خواص درود شریف سے ہی کہ اُس کے عامل کو محبت کامل جناب باری عزاسمہ اور اُسکے محبوب جناب سرور کائنات علیہ الصلوۃ والسلام کی حاصل ہو جاتی ہی اور یہی عین ایمان اور مدار اسلام ہی

غزل المؤلفہ

حبیب حق کے محبو پڑھو درود و سلام
نبی کے چاہنے والو پڑھو درود و سلام

یہ مفت ہاتھ سے جاتی ہی دولت کونین
کدھر خیال ہی لوگو پڑھو درود و سلام

جو چاہتے ہو گنا ہون سے پاک ہو جاؤ
رسول پاک پہ یارو پڑھو درود و سلام

خدا کو یاد کرو مصطفے کو یاد کرو
خیال و خواب کو چھوڑو پڑھو درود و سلام

نعیم جنت و دار السلام خلد برین
جو چاہو مفت مین لیلو پڑھو درود و سلام

جنان کے تماشا ئیو طوبی کے تاکنے والو
سحر کو شام کو شبکو پڑھو درود و سلام

گنہ کے خوف سے راتون کے جاگنے والو
شفیع حشر کو چاہو پڑھو درود و سلام

یہی دوام بقا ہی یہی بقائے دوام
تمام عمر عزیزو پڑھو درود و سلام

عمل قبول نہین اس بغیر اے علوی
ہماری بات کو لکھ لو پڑھو درود و سلام

یَا مَعْشَرَ الْوَلَاءِ لِذِکْرِہٖ تَعَظَّمُوْا	عَلٰی مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰی صَلُّوْا وَسَلِّمُوْا
اے مرے رب کریم تجکو ہزاروں سجود	اپنے نبی پر مدام بھیج سلام درود

ای محبوب خدا کے با اخلاص امتیو فخر کرنے کا مقام ہے کہ جناب خاتم النبیین رحمۃ للعالمین
جیسا اللہ کا پیارا امت کا شفیق ہماری ہدایت کے لیے جلوہ فرما ہوا جسکی بدولت
خداوندکریم نے ہمکو سب امتون سے بھلا کہکے پکارا ہمارے دین کو کامل
اور آسان کیا ہمپر اپنی ساری نعمتین تمام کین ہمارے جانے سے پہلے
اور امتون پر جنت کو حرام فرمایا ہمارے دین کو سب دیان و ملل کا ناسخ ٹھیرایا
ہمارے اوپر احکام فریضہ قلیل مقرر کیے اور اجر جزیل دیے ہماری آسمانی
کتاب کو دشمنون کے تصرف سے محفوظ رکھا ہم کو رمضان مین ایک
رات کی عبادت کا ثواب اور امتون کی ہزار مہینے راہ خدا مین جہاد کرنیسے
زیادہ دیا غرض یہ جو کچھ دولت بے بہا ہم کو ملی اُسی عین مقصود کا صدقہ اور اُسی
ذات مجمع البرکات کا طفیل ہے چنانچہ اللہ تعالی اس آیۂ کریمہ مین اپنے حبیب کی
شفقت و رحمت جتلاتا ہے لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ
حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ یعنی تحقیق آیا ہی تمھارے پاس وہ
پیغمبر جو تمھاری جنس سے ہے اور اُس کو تم خوب جانتے ہو اُسکو گوارا نہین وہ بات

جو تم کو مشقت مین ڈالے اور بہت خواہش اور تلاش رکھتا ہی وہ تمھاری ترقی کے لیے اور اُسکی کمال شفقت اور رافت اور مہربانی ہی مومنون پر ۔ لمولفہ

بھلے نصیب ہین اُن خوش نصیب بندونکے	جو مقتدی ہین محمد سے مقتدا کے لیے

افسوس کہ ایسے ولی نعمت اور شفیق غمگسار پر ہم اپنا جان و مال نثار نہ کرین اور ایسے خواجہ بندہ نواز کی پرورش کا شکریہ تہ دل سے بجا نہ لائین اور آپکے اذکار مکارم اخلاق او اظہار محاسن اشفاق کو اپنی سعادت دارین کا ذریعہ نہ ٹھہراوین اور آپکے فضائل و محامد باہم معرض بیان مین نہ لاوین اور اسپر فضل اسلام کا دعوی شرف ایمان کا زعم امتی کہلانے کی خوشی مگر جنکے باعث یہ سارے فخر حق بجاب گنے جائین اُن کی عظمت سے بالکل بیخبر اُن کے ادائے حقوق سے محض نا وا اُن کے جادۂ محبت سے منزلون دور ای حضرات کیسے بے خبر پڑے سو رہے ہو کسلیے اپنا انمول وقت کھو رہے ہو دیکھو آفتاب سر کوہ جا پہنچا بہت اخیر وقت آپہنچا ذرا بیداری کا سرمہ آنکھون مین لگاو جھٹ پٹ اُٹھ بیٹھو ہوشیار ہو جاؤ الله اور اُسکے حبیب کی میدان محبت مین مردانہ وار در آؤ اور اس راہ مین مال و دولت کیا جان بھی اگر کام آئے تو سبکدوش ہو جاؤ طلب دنیا پر خاک ڈالو

سیدھا جنت کا رستہ لو لمولفہ	جناب رحمت عالم کا ذکر و فکر رہے

سبب ہے ذکر نبی رحمت خدا کے لیے	روایت - قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے

نسخہ شفا فی حقوق المصطفیٰ مین آپکے حقوق بہت کچھ درج کیے مین جس کا اصول یہ ہے کہ جناب سرور کائنات علیہ افضل الصلوۃ واکمل التحیات کی تعظیم وتکریم جس طرح بعہد زندگی مستعار واجب تھی وہی اب بھی ہے اور تا قیامت رہیگی کما قدر ہے

محمد عربی کا بروے ہر دو سرا است		کسیکہ خاک درش نیست خاک بر سر او

اور نصوص قرآنی اور متواتر احادیث سے آپکی محبت کا وجوب اچھی طرح ثابت ہے جناب باری عز اسمہ فرماتا ہے قُل لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی یعنی کہدے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم لوگون سے کہ مین اللہ کا حکم پہنچانے اور قرآن سکھلانے پر مزدوری نہین مانگتا مگر یہ کہ مین ناتے مین تمھارا بھائی ہون مجھے دوست رکھو دوسری جا ہے کلام پاک مین وارد ہے اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ یعنی ایمان والون کو نبی کے ساتھ اپنی جان سے بھی زیادہ لگاؤ ہے صلو علیہ وآلہ روایت ہے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ ارشاد فرماتے ہین رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم لَایُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ نَّفْسِہٖ وَمَالِہٖ وَوَلَدِہٖ وَوَالِدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ یعنی تم مین مسلمان کامل نہین ہوتا جب تک اپنی جان و مال و اولاد او ماں باپ

اور سارے جہان سے زیادہ مجکو دوست رکھو اور فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے مَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ یعنی جسنے مجکو دوست رکھا وہ جنت مین
میرے ساتھ ہے روایت ہی کہ ایک شخص جناب نبوی صلے اللہ علیہ وسلم
کی حضور مین حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ مجکو آگاہ فرمائیے کہ قیامت
کب ہوگی ارشاد ہوا کہ تونے اُس دن کے لیے کیا عمل کیے ہین یعنی قیامت کا
حال کیا پوچھتا ہے جا نیک عمل کر جو کام آوین اُسنے عرض کیا رُوحِی فِدَاکَ
یارسول اللہ نہ مینے کچھ ایسی نمازین پڑھین نہ روزے رکھے نہ حج کیے نہ صدقے
دیے مگر اللہ اور اسکے رسول کو جان سے زیادہ عزیز رکھتا ہون اور دوست تر
جانتا ہون فرمایا جا تو قیامت کے دن اپنے دوست کے ساتھ ہوگا صلوا علیہ
وآلہ روایت منقول ہی کہ جب زید بن دثنہ رضی اللہ عنہ کو اہل مکہ نے حرم سے باہر
قتل کرنے کے لیے نکالا تو ابو سفیان بولا کہ ای زید سچ بتا تجکو گوارا ہے کہ
محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیری جگہ ہون اور اُن کو قتل کیا جائے اور تو اپنے
گھر مین محفوظ رہے زید رضی اللہ عنہ نے کہا قسم ہے مجکو اللہ ایمان بخشنیوالیکی
مجکو ہرگز گوارا نہین کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پائے مبارک مین کانٹا لگے
اور مین اپنے اہل و عیال مین چین سے بیٹھا رہون یہ سنکر ابو سفیان کہنے لگا

کہ مین نے کوئی کسیکا دوست ایسا نہین دیکھا جیسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اُن کے دوست ہین صلوٰ علیہ و آلہ **روایت** مروی ہی کہ حضرت زید بن عبد اللہ انصاری اپنے باغ مین کام کر رہے تھے کہ اُن کے بیٹے نے خبر وفات سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سُنائی زید رضی اللہ عنہ نے بکمال زاری جناب باری مین دعا کی کہ الٰہی میری آنکھون سے بینائی زائل کر دے حبیب کے بعد کسیکی صورت دیکھنے کو جی نہین چاہتا **لمؤلفہ**

کر شود گوش گران محجوب گفتارش بود		کور بہ چشم اگر محروم دیدارش بود

اللہ تعالیٰ نے اُنکی دعا قبول کی اور آنکھون سے بینائی کھو دی اللہ اکبر سچ یون ہی کہ اس راہ دشوار گزار مین چلنا ہر کسیکا کام نہین اور اس محک امتحان پر کامل العیار اُترنا ہر کسیکا پایہ نہین یہ دولت بے زوال صحابہ کبار اور تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حصے مین آگئی اب جو دعوی کرے چھوٹا منھ بڑی بات ہی **شعر** حریفان بادہا خوردند و رفتند + تہی خمخانہ ہا کردند و رفتند + مگر پھر بھی جہانتک ہو سکے اُنکی کامین سعی کرے **لمؤلفہ** یا معشر الولاء لذکرہ تعظموا + علی محمد ن المصطفیٰ صلوا وسلموا

ای مرے رب کریم تجکو ہزارون سجود		اپنے نبی پر مدام بھیج سلام و درود

الغرض ای امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہایت کام کی بات بلکہ حسن انجام کی بات

یہی ہے کہ جناب محبوب کبریا سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت و اطاعت کو اپنے
دلون مین اخلاص کے ساتھ جگہ دین جیساکہ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے
وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا یعنے جسنے حکم مانا اللہ اور
اُسکے رسول کا اُسنے پائی بڑی مراد اور دوسری جائے فرمایا وَمَنْ يُّطِعِ
الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ یعنے جسنے رسول کا حکم مانا اُسنے اللہ کا حکم مانا مگر حکم کا
ماننا دل کے لگاؤ پر منحصر ہے اسلیے اطاعت مستلزم محبت ٹھیری اور جب
محبت نہین تو اطاعت کہان ملو ئلفاہ

رضائے حق کی طلب ہے تو یاد رکھ اے دل	ہے فرض حب نبی طالب خدا کے لیے

اور آپکی محبت کیا ہے ہر بات مین ہر کام مین آپکی پیروی کرنا قرآن شریف کی تلاوت
محبت اور تعظیم کے ساتھ کرنا آپکے آل و اصحاب و اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کے
ساتھ محبّت رکھنا مسلمان بھائیون کی مشکلون مین کام آنا اور شفقت کرنا شہر
آدمی مسجد کنوان شجر حجر جانور جس چیز کو آپکے ساتھ لگاؤ اور نسبت ہو
اُس کو عزیز رکھنا کیا خوب کہا ہے کہنے والے نے ؎

اُقَبِّلُ اَرْضًا سَارَ فِيْهَا جَمَالُهَا	فَكَيْفَ بِدَارٍ دَارَ فِيْهَا جَمَالُهَا

آپکا ذکر شریف کمال ادب و حضور دل سے سننا آپکا نام پاک سنکر ذوق و

شوق سے صلے اللہ علیہ وسلم کہنا بیشتر اوقات آپکا ذکر جمیل زبان پر رکھنا
اس لیے کہ مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ یعنے محبوب کے ہر وقت یاد
رکھنے ہی کا نام محبت ہی اور ذکر جمیل حبیب پروردگار صلے اللہ علیہ وسلم بہر حال
مثمر برکات اور موجب نجات ہے بالخصوص ذکر میلاد شریف کہ آپکے افضل الاذکار
اور خیر الاسمار میں سے ہے اس کے فضائل کتب معتبرہ مین مندرج ہین اور ہر مسلمان
محبت والے کے دل پر نقش ہین اس بات مین سب کا اتفاق ہی کہ آپکی ذکر شریف کی
محفل مین بے انتہا رحمت کا نزول ہوتا ہے تمام اہل بزم کو نقد مدعا وصول ہوتا ہے
ملائکہ اس محفل پر نازل ہوتے ہین نفوس قدسیہ اُس انجمن مین شامل ہوتے ہین
للہ در القائل **شعر** آسمان سجدہ نماید بزمینی کہ برو یکدو کس یکدو نفس
بہر خدا بنشینند۔ خصوص جس محفل مین ذکر ولادت شریف جناب خاتم النبیین صلی اللہ
علیہ وسلم کا ہو اُسکی عظمت کا کیا بیان ہوسکتا ہے اور اس ذکر سراپا خیر وبرکت
کی محفل کا انعقاد بہیئت اجمالی خود سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، اور
اس وقت مین محفل ذکر شریف با اخلاص امتیون کے ہان جس ہیئت مجموعی کیساتھ
ہوتی ہی اُسی اجمال کی تفصیل ہے چنانچہ **روایت** حدیث حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے
منقول ہی کہ ایکمرتبہ نسب پاک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت مین نے کفار سے

کچھ کلمات ناشائستہ سنے اور پریشان خاطر حضور مین حاضر ہوا جناب رسالت پناہ
صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر رونق افروز ہوئے اور فرمایا کہ تم لوگ جانتے ہو مین
کون ہون حاضرین نے عرض کیا آپ خدائے پاک کے سچے نبی اور حبیب رب العالمین
ہین آپنے فرمایا مین محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہون بیشک خلاق مطلق نے
تمام خلق مین مجکو خیر مخلوق پیدا کیا پھر دو فرقے کرکے مجکو بہتر فرقہ مین رکھا
پھر قبیلے قرار دیکر مجکو بہتر قبیلے مین ظاہر کیا پھر خاندان مقرر کرکے مجکو
برتر خاندان مین ظہور بخشا مین خیر محض ہون اپنی ذات مین اور سب سے اعلی ہون
خاندان مین **روایت** حضرت عرباض بن ساریہ سے مروی ہی کہ فرمایا جناب
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہنوز آدم علیہ السلام کا کیچڑ اور مٹی مین خمیر تھا اور
مین اللہ کے نزدیک خاتم النبیین لکھا گیا تھا اور خبر دیتا ہون مین تم کو اپنی ابتدا
امر سے مین دعا ہون ابراہیم علیہ السلام کی اور بشارت ہون مین عیسی علیہ السلام کی
اور ظہور خواب اپنی والدہ ماجدہ کا کہ دیکھا تھا وقت وضع حمل اور ظاہر ہوا تھا اونپر
ایک نور عظیم الشان جس کی روشنی سے دکھلائی دیے محل ملک شام کے
صلو علیہ و آلہ **روایت** منقول ہے حضرت شیخ ابو الخطاب سے کہ جناب
عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ اپنے گھر مین ولادت باسعادت کا حال بیان

فرمارہے تھے اور آپ کے فضائل و محامد لوگون کو سُنا رہے تھے اور سُننے والے
خوش ہو ہو کر آپ پر درود و سلام بھیجتے تھے حسن اتفاق سے جناب سرور کائنات
علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی وہان نزول اجلال فرمایا دیکھا کہ تمام حاضرین آپ کے ذکر
شریف کی مسرت سے مالامال ہین کمال عنایت سے ارشاد فرمایا کہ مژدہ ہو تم کو ای
لوگو تم سب پر میری شفاعت واجب ہو گئی صلوا علیہ وآلہ روایت حضرت
ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ایک روز مین جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
کے ہمراہ رکاب تھا کہ حضرت عامر انصاری کے گھر جا نکلے وہ اُس وقت میلاد
شریف کا ذکر بحسن بیان گھر والون کو تعلیم فرمارہے تھے اور اُس دن کے عجائب
حالات سنا رہے تھے آپنے سنکر ارشاد فرمایا کہ ای عامر مبارک ہی تیرا مونھ جس سے
تو نے اللہ اور اُسکے رسول کا ذکر کیا اور اللہ کی رحمت کے دروازے تجھپر کھلے ہوے ہین اور
فرشتے تیرے حق مین استغفار کرتے ہین صلوا علیہ وآلہ روایت حضرت
شیخ ابو موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ مین ایک رات زیارت جناب سرور عالم
صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوا مین نے التماس کیا کہ عمل میلاد شریف بجمیع مراتب
مسرت و انبساط کیسا ہی اسلیے کہ فقہا کو اس مین کلام ہے اور منع کرتے ہین ارشاد
ہوا مَن فَرِحَ بِنَا فَرِحنَا یعنی جو ہماری مسرت چاہے وہ ہماری خوشی کرے ایت

ظاہر ہے کہ سب سے بڑی خوشی جناب حبیب خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی میلاد شریف کی ہے خوشا نصیب اُن مسلمانون کے جو اس خوشی کے اظہار مین اپنا نقد و جنس صرف کرکے ذخیرہ عقبیٰ حاصل کرین ملؤلفہ

بیا کہ مدحت ممدوح کبریا گوئیم	دمی محامد میلاد مصطفےٰ گوئیم
بیا ز صل علیٰ خوش ترانہ سازیم	بذوق نعت نبی چند مرحبا گوئیم
بیا کہ مظہر انوار کردگار اینجاست	ز وصف شان مہ منزل دنیٰ گوئیم
بیا کہ جلوہ حسن نظر فروز اینجاست	سخن ز روی دل آرای مجتبیٰ گوئیم
بیا کہ تذکرہ عشق دلنواز اینجاست	ز سر معجزہ لعل جان فزا گوئیم
بذکر زلف ز واللیل نکتہ سنجیم	بوصف رخ ہمہ والشمس والضحیٰ گوئیم
ثنائی خواجہ کجا من کجا بیا علوی	حدیث صل علے ختم الانبیا گوئیم

حضرت مولٰنا شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ فیوض الحرمین مین فرماتے ہین کہ مین ایک بار محفل میلاد شریف مین شامل تھا مین نے اس آنکھ سے یا بچشم حال وہان بکثیر انوار ملائکہ دیکھے اور اس مین انوار رحمت بھی شامل تھی۔ اور منقول ہو کہ جس مکان مین محفل مبارک ہوتی ہے اُسپر سال بھر تک رحمت کا مینھہ برستا ہے اور اُسکے رہنے والے حفظ و امان مین رہتے ہین بے انتہا خیر و برکت شامل حال ہوتی ہی اور اس محفل شریف مین

آرائش و زینت بھی منجملہ جوشِ مسرت ہی اور اظہار شوکتِ اسلام اور عظمت ذکر نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر دال ہی اور خصوص اس وقت مین کہ ناتوان بینی کی نگاہین اسلام پر گھٹا کی طرح چھائی ہوئی ہین انعقاد محفل میلاد شریف کمال ادب و تعظیم کے ساتھ عین مصلحت ہی زہی قسمت جس کو اللہ تعالی توفیق دے

یا معشر الولاء لذکرہ تخشعوا	علی محمد المصطفی صلوا وسلموا
ای میرے رب کریم تجکو ہزارون سجود	اپنے نبی پر مدام بھیج سلام و درود

تمہید بیان پیدائش نور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ای جناب رسالت پناہی کے محبو - اے حضرت محبوب الٰہی کے مخلصو - اب ذرا ہمہ تن گوش ہو جاؤ اور جبوقت نام جناب سید انام علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سنو حضور دل سے درود بھیجو کہ صلہ مین دولت ابدی پاؤ لمؤلفہ

آؤ ادب سے مومنو اس بزم نور مین	آنکھین بچھاؤ انجمن رشک طور مین
تعظیم جان و دل سے ہی اس شاہ کی ضرور	جلوہ خدا کے نور کا ہی جس کے نور مین
ذکر خدا و ذکر حبیب خدا ہی ایک	سر ڈال کر جو دیکھیے جیب شعور مین
ہان عاشقو یہ محفل میلاد شاہ ہے	ہون پیشکش درود کے تحفے حضور مین
ہان شور الصلوٰۃ والسلام اب بلند ہو	ہر لب پہ مرحبا ہو و فور سرور مین

ہان حاضرین بزم سنو گوش ہوش سے
صل علی کا شور ہے غلمان و حور مین

ہان حسن کے نام پاک کہو روحی فداک
تا جلوۂ حضور ہو نزدیک و دور مین

ہان ایہا النبی علیک الصلوۃ ہے
ہو جاؤ غرق رحمت رب غفور مین

یا معشر الولا فصلوا و سلموا
بیٹھے ہو بزم شافع یوم النشور مین

ہان وردِ الصلوۃ ہے زادِ رہ نجات
محشر مین سائبان ہے تجلی قبور مین

علوی حضور کا ہی سہارا ہے ورنہ ہان
کچھ جرم مین کمی نہ خطا ہے قصور مین

للمؤلف

ایہا السامعین با تمکین
ذکر خیر اب سنو بگوش یقین

ایہا الحاضرین بزم بنی
دیکھو انوار ماہِ مطلبی

ایہا الشائقین ذکر حبیب
وقت اظہار مدعا ہے قریب

ایہا العاشقین ختم رسل
سنو ذکر ظہور مظہر کل

واہ وا نور مصطفی کا ظہور
یعنی محبوب کبریا کا ظہور

واہ کیا نور مصطفائی ہے
بخدا جلوۂ خدائی ہے

چشم بد دور نور ختم رسل
جس کا ہر جزو نور دیدۂ کل

اللہ اللہ وہ نور فوق النور
پردۂ نور مین جو تھا مستور

جو حقیقت مین جوہر جان تھا	جو نقاب قدم مین پنہان تھا
جو حجاب قدس مین تھا موجود	جس سے سب جزو کل نے پائی نمود
کون وہ بزم قدس کا مسجود	حامد احمد محمد و محمود

صلوا علیہ و آلہ

ارباب خبر اور اہل معرفت اپنی تحقیق و تصدیق کی رو سے یون تحریر فرماتے ہین کہ جناب احدیت جل جلالہ کا سب سے پہلا جلوہ نور محمدی ہی صلے اللہ علیہ وسلم اور جو ہزارون برس فضائے تقرب مین منظر نگاہ رحمت رہا وہ بھی نور سرمدی ہی جب مشیت الٰہی نے اظہار قدرت چاہا اُس نور حقیقت جوہر قدرت مظہر پر عنایت خاص کی نظر ڈال کر دس حصون پر بانٹ دیا نو حصون سے عرش و کرسی لوح و قلم چاند سورج ستارے فرشتے بہشت دوزخ زمین آسمان شجر حجر جمیع مخلوقات اور کل موجودات عالم کو ہویدا کیا دسوان حصہ اُس دریاے محبوبیت کے در یتیم کی روح بنا اور جبتک رب العباد نے چاہا وہ نور قدرت ظہور ہزارون لاکھون برس مین بہت سے حجاب اور پردے طے کر کے عرش و کرسی کو اپنے جلوے سے زینت دیتا رہا اور حضرت نجم الدین عمر نسفی رضی اللہ عنہ نے اپنی کتاب بحر العلوم مین اس حال کو کمال تصحیح اور نہایت توضیح و تشریح کے ساتھ تحریر فرمایا کہ

خلاصہ یہ کہ خلاق مطلق نے جمیع کائنات کے وجود سے ایک کروڑ چھ لاکھ
ستر ہزار برس پہلے نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پیدا کیا اور تمام مراتب اور ساری
نعمتون سے بہرہ مند فرماکر ایک بڑی مدت تک جسکی تعداد صحیح طور پر خدا ہی
جانتا ہے اُس نور موفور السرور کو لباطات تسبیح و تہلیل پر متمکن رکھا پھر یون خطاب
فرمایا کہ اے میرے حبیب کے نور کچھ جانتا ہے مین کون ہون جواب دیا
تو خالق مطلق اور معبود برحق ہی اور تجھی کو حمد و سپاس لائق ہی جناب باری سے
ارشاد ہوا اے میرے حبیب کے نور خوب پہچانا تو نے اب معرفت کی موافق پرستش کر
تاکہ سب کو معلوم ہو کہ سچی پہچان اور کامل معرفت کا نشان اچھی عبادت اور خدمت
بجالانا ہی یہ سنتے ہی وہ نور دیدۂ قبول فرمان خداوندی کی تعمیل مین مشغول ہوا
ہزارون برسون کے بعد جناب الٰہی سے پھر خطاب ہوا کہ ای نور محبوب تیری
عبادت و خدمت ہم کو پسند آئی اب اس کا صلہ جو کچھ چاہے مانگ لے عرض کیا
ای میرے معبود شرف معرفت کے ذریعہ سے اتنا جانتا ہون کہ مجکو سب مخلوقات پر
برتری بخشی گئی ہی اور میری تخلیق سب سے پہلے ہوئی ہی مگر عالم دنیا مین میرا ظہور
سب کے بعد منظور ایزدی ہی اور مجکو اُسوقت مین اک ایسی قوم کا ہادی اور پیشوا
گردانا گیا ہی جو ادائے فرائض بندگی مین نہایت ضعیف اور ناتوان ہوگی اور

اور بشریت کے مقتضا سے عبادت و اطاعت مین قاصر ہو کر رحمت الٰہی کی بیشتر خواہان ہو گی اب اے ستار عیوب و غفار ذنوب مین آج اپنی عبادت اُن کے حصہ مین دیتا ہون اور اُنکی آمرزش و بخشش چاہتا ہون حکم ہوا ہم کو تیری خاطر اور خواہش منظور ہے اچھا صلہ مانگا تونے وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ اللہ اکبر کیا مرتبہ ہے

اس ذات سراپا رحمت کا لمؤلفہ — وہ محبوب رحمن قرآن والا
ہے اللہ اکبر بڑی شان والا — ذرا اُسپہ اللہ کا پیار دیکھو
جو کچھ اُسنے چاہا اُسیدم ہوا وہ — لقب رحمت عالمین کسنے پایا
وہ ہے خاتم المرسلین جسنے پایا

لقد ما رأت قط عین الدهور — کمثل النبی نوره فوق نور

پس بعد بحکم خالق دو جہان و خلاق کون و مکان جبرئیل امین خطہ طیبہ مدینہ منورہ مین آئے اور جناب سید ابرار کی محل خوابگاہ پر انوار سے ایک مثقال خاک سفید و طاہر لیگئے پھر وہ خاک پاک بانواع عطریات نور اور ماء معین و شراب طہور اور مشک و زعفران و بہشتی کافور سے خمیر ہوئی اور اس سے مادہ وجود باجود سراپا مقصود رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا بنا اور اس کو تمام عالم بالا مین پھرا کر خوشخبری سنائی ہذا طینة حبیب رب العالمین و خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم لمؤلفہ

وہ طینت بفرمان رب الجلیل
لیے پھرتے تھے حضرت جبرئیل
ندا تھی یہ ہے طینت مصطفے
فقولوالہا مرحبا مرحبا
کہ ہے موجب خلق عالم یہی
ہوا مایۂ فخر آدم یہی
یہی ہے خدا کا پیارا اب بنے
یہی ہے ہمارا تمھارا اب بنے
یہی سارے نبیون کا سرتاج ہی
یہی زیب اور نگ معراج ہی
سما پر اسی کا ہے محمود نام
زمین پر محمد علیہ السلام
اسی پر ہوا دین حق کا تمام
اسی پر ہے حکم صلوٰۃ و سلام

المختصر وہ سرمایۂ نور ظہور یعنی ماد ۂ ذات سراپا نور اک سراج منیر یا قندیل پرتنویر کی شکل آویزۂ گوش عرش بنایا گیا اور سالہا سال نور موفور السرور سے چمکتا رہا جب خداوند جلیل کو اس آفتاب محبوبیت کا نیک منظر اور اچھی صورت مین ہویدا کرنا مطلوب ہوا تو تمام بنی نوع انسان کے باپ یعنی حضرت آدم علی نبینا و علیہ السلام کو خلعت وجود عنایت فرمایا اور سارے عالم مین پکارا گیا کہ ہان کوئی ہی جو آج اس لعل بے بہا کی خریداری سے اپنے تاج افتخار کو زینت دے

للمولف کیست امروز کہ آید سر بازار ازل
تا خرد دُریتیم صدف عز و جل
ہست ارزان کہ بنقد دل و جان می ارزد
کین ہمان ست کہ ضو یافت ز نور اول

یہ مژدہ روح افزا سنتے ہی جناب ابوالبشر آدم علیہ السلام نے گردن آرزو بلند کی اور زبان حال و نطق استعداد سے یون التماس کیا **حافظ**

آسمان بار امانت نتوانست کشید	.	قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند

الحاصل وہ شعشعۂ انوار ایزدی او لمعۂ جمال احمدی اشرف الکائنات ابوالبرکات حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی کا چاند بنا اور اسکی تجلی سے حضرت آدم علیہ السلام کا سینہ روشن ہوگیا اور ساری مخلوق کے نام معلوم ہوئے اور اُسکے طفیل بہشت مین تعظیم و تکریم ہوئی اور اسی نور کی بدولت اللہ تعالی کے حکم سے فرشتون نے اُن کو سجدہ کیا شیطان رجیم تعظیم بجا نہ لایا راندۂ درگاہ ہوا نکالا گیا ٥

یا معشر الوِلاء لِذِکرِہ نعظّموا		علی محمّد ن المصطفیٰ صلّوا وسلّموا
اے مرے رب کریم تجکو ہزاران سجود		اپنے نبی پر مدام بہیج سلام درود

حضرت آدم علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنکھ کھلتے ہی مینے اول یہی دیکھا کہ بہشت کے دروازون اور قبون پر اور درختون کے پتون اور عرش کی پیشانی پر لکھا تھا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اس سے ثابت ہے کہ حدیث صحیحہ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ کے یہی معنی ہین کہ سب سے پہلے نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوکر وقت ظہور تک حجاب علم الٰہی مین مستتر رہا نہین بلکہ اس سے مقصود

یہ ہے کہ ملائکہ اور نفوس قدسیہ اور ارواح طاہرہ وغیرہ بھی جناب خاتم المرسلین حبیب رب العالمین صلے اللہ علیہ وسلم کی شان اولیت خاتمیت سے آگاہ کیے گئے تھے

رباعی مؤلف

ای بعد خدا از جملہ پیش آمدہ	حقا کہ نظیر خویش پیش آمدہ
ای ختم رسل چہ مدح سنجد کاوی	پیش آمدہ زوصف بیش آمدہ

غرض وہ نور پاک حضرت آدم علیہ السلام سے جناب عبد اللہ ابن عبد المطلب آپکے والد ماجد تک مقدسہ اصلاب اور منزہ ارحام کو اپنے نزول اجلال سے شرف بخشتا رہا چنانچہ فرمایا جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنِّی نُقِلْتُ مِنْ صُلْبِ اٰدَمَ اِلٰی خَیْرِ اَھْلِ الْاَرْضِ وَثَمَّ وَثَمَّ اِلٰی اَنْ وُلِدْتُ یعنی میں نقل کیا گیا آدم کی پیٹھ سے بہترین آدمیوں کی طرف قرنا بعد قرن یہانتک کہ میں پیدا ہوا نسب نامہ شریف معد بن عدنان تک اس تفصیل سے ہے نسب نامہ شریف محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمۃ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن، عدنان اس سے آگے حضرت اسمٰعیل ذبیح اللہ تک اور ان سے حضرت آدم صفی اللہ تک صحت نہیں اور

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس سے زیادہ بیان کرنیوالون کے حق مین كَذَبَ النَّسَّابُوْنَ فرمایا ہے یعنے آگے راویون نے غلطی کی اور

جناب امیرالمومنین علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہو کہ فرمایا جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے يَا اَبَا الْحَسَنِ اِنَّ مُحَمَّدًا اِمَامٌ هَاشِمِيٌّ قُرَشِيٌّ نَبِيٌّ حَرَمِيٌّ مَكِّيٌّ اَبْطَحِيٌّ تِهَامِيٌّ اَصْلُهٗ اٰدَمِيٌّ فَرْعُهٗ نِزَارِيٌّ حَسَبُهٗ اِسْمٰعِيْلِيٌّ بُقْعَتُهٗ حِجَازِيٌّ شَخْصُهٗ عُلْوِيٌّ نُوْرُهٗ قَمَرِيٌّ قَلْبُهٗ رَحْمَانِيٌّ رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۵

پیشین گوئی انبیا سابقین سابت جناب خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

اس اثنا مین جو اللہ کا رسول مخلوق کی ہدایت کے لیے دنیا مین آیا اُسنے جناب خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کا مژدہ اپنی قوم کو سنایا اور جملہ کتب آسمانی سے پیغمبرون نے آپکی خبر دی اور زبور شریف مین آپکے اوصاف بیشتر مرقوم ہین اور دعا کی حضرت داود علیہ السلام نے کہ یا رب بھیجدے پیدا کرنے والا طریق کا تا لوگ جانین کہ مسیح ابن اللہ نہین ہے اور یہ حضرت داود علیہ السلام کی پیشین گوئی اسبات پر مبنی ہو کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو لوگ اللہ کا بیٹا کہینگے اسلیے دعا فرمائی کہ الہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیج تاکہ لوگ معلوم کرین کہ مسیح جنس بشر سے ہین اور توریت پاک مین اسطرح

مذکور ہے کہ اللہ تعالی نے سینا پر تجلی کی اور ساعیر پر چمکا اور فاران پر ظاہر ہوا
سینا یعنی کوہ طور جسپر موسیٰ علیہ السلام نے بغیر وساطت اللہ تعالی سے کلام کیا
اور توریت پائی اور جلوہ الٰہی دیکھا ساعیر وہ پہاڑ جہان عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل
نازل ہوئی فاران مکہ معظمہ مین ایک پہاڑ ہے کہ اُسکی گھاٹیون مین جناب خاتم
النبیین صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لیجاکر عبادت الٰہی کیا کرتے تھے اور جبریل امین
پہلے وہین وحی الٰہی لے کر آئے اور انجیل مقدس مین مسطور ہے کہ حضرت عیسےٰ
علیہ السلام نے اپنے حواریون سے فرمایا کہ مین تمھے دیتا ہون عیسیٰ جانے والا ہے
اور آنے والا ہے دوسرا فارقلیط اور وہ روح حق ہے تم پر چھپی ہوئے
بھید ظاہر کرے گا اور ہر اک بات کو بدل ڈالے گا اور میری تصدیق کریگا
جس طرح مین اسکی تصدیق کرتا ہون اور اسکو کوئی نہین مار سکتا
اُس کا دین قیامت تک رہیگا فارقلیط کے معنی حامد اور مخلص اور رسول کے
ہین اور یہ سب جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اسمائے پاک ہین للمؤلفہ

ہو وصف اس شہ دین کا نہ کیسلیے مرغوب	ہے جسکی مدح و ثنا واجب انبیا کے لیے
یَا مَعْشَرَ الْوَلَاءِ لِذِكْرِهِ تَعَظَّمُوْا	عَلَى مُحَمَّدٍ نِ الْمُصْطَفٰى صَلُّوْا وَسَلِّمُوْا
اے مرے رب کریم تجکو ہزارون سجود	اپنے نبی پر مدام بھیج سلام و درود

غرض جب نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے جناب عبد اللہ کی پیشانی نیر تابان کی طرح
چمک نکلی تو اُن کی حسن صورت نے وہ شہرت پائی کہ اکثر باجمال عورتین اُن کی
طرف آرزو کا دامن پھیلائے ہوئے کمال محبت سے نظر کرتی تھین مگر وہ
اُس امانت باکرامت کی برکت سے کسیکی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہ دیکھتے تھے
اسکے سوا بہت کچھ عجائب و غرائب حالات اُس نور کی برکت سے جناب عبد اللہ کو
مشاہدہ ہوئے جنگل مین جسطرف سے گزرتے سوکھے ہُوئے درخت ہرے
ہوکر اُنپر سایہ کرتے اور جب وہان سے چلے آتے تھے وہ درخت پھر
سُوکھ جاتے تھے کبھی اُس نور اقدس کا جلوہ مشرق و مغرب مین و آسمانون
دیکھتے تھے اور کبھی غیب سے اس طرح آواز سلام سنتے تھے کہ ای عبد اللہ
اک دریائے محبوبیت کا دریتیم تیری صدف صلب سے ظاہر ہونیوالا ہے تجھپر
سلام اور جب کبھی بتخانہ مین جاتے بُت اوندھے گر جاتے اور آواز
آتی تھی کہ ای عبد اللہ ہمارے پاس نہ آئیو ہمارے مٹا دینے والے کا نور تیری
پیشانی مین چمکتا ہے صلوٰ علیہ وآلہ

تحویل نور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

الآخر جب حضرت آمنہ بنت وہب جو قبیلۂ قریش مین جامع عفت و عصمت

مشہور اور حسن صورت و سیرت مین یکتائے زمانہ تھین جناب عبداللہ کے عقد نکاح مین آئین وہ نور اقدس بارہوین تاریخ جمادی الآخر جمعہ کی رات مین جناب آمنہ خاتون کی طرف منتقل ہوا اسی سبب سے جناب امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے شب جمعہ کو لیلۃ القدر سے فضل لکھا ہے یعنی جو خیر و برکت و رحمت جناب الٰہی کی طرف سے اس رات مین نازل ہوئی نہ اس سے پہلے ہوئی نہ اس کے بعد کبھی ہوسکتی ہی راوی لکھتا ہے کہ اس رات انوار الٰہی کا جو زمین و آسمان پر سمان اور عرش سے فرش تک فرحت و مسرت کا جوش تھا بدو آفرینش سے چشم زمانہ نے یہ نظر فروز جلوا نہین دیکھا اور شش جہت عالم مین جو سرور و انبساط کی دھوم تھی ابتدائے پیدائش سے گوش روزگار نے ایسا معنی نوازن مژدہ نہین سنا - ابیات از مؤلف

شب تحویل نور مصطفوی
شب نہین روز مظہر کل ہی

لیلۃ القدر سے بھی ہی عالی
اک جہان گلشن تجلی ہی

کھلے باغِ جنان کے دروازے
بوئے خوش سے باغ ہین تازے

بنگیا آج عالم ایجاد
ہمہ تن مژدہ مبارکباد

آشکارا جمال پنہان ہے
جلوہ کچھہ اور ہی نمایان ہے

رنگ باقی جہان فانی مین | ارنی جوش لن ترانی مین
اللہ اللہ وہ نور کا عالم | سارا عالم ہی طور کا عالم
بام کعبے کو بہرہ مند کیا | علم احمدی بلند کیا
اہو زہی بخت ای خوشا طالع | مہر اسلام اب ہوا طالع
کی تجلی حبیب یزدان نے | لی پہاڑون کی راہ شیطان نے
خاتم الانبیا کا چمکا نور | ظلمت کفر ہوگئی کافور
غلغلے سنکے اس شہ دین کے | ہوش جاتے رہے سلاطین کے

روایت

حضرت آمنہ آپ کی والدہ ماجدہ سے روایت ہی کہ حاملہ ہونے کے بعد چھ مہینے تک مجکو کوئی بات علامات حمل سے مثل اور عورتون کے معلوم نہوئی من بعد بعالم خواب یا بیداری مین نے سنا کہ کوئی شخص کہتا ہے ای آمنہ تو حاملہ ہوئی اور جناب سید الاصفیا خاتم الانبیا تیرے بطن سے پیدا ہون گے نام اُنکا محمدؐ رکھیو اور توریت مین اُن کا اسم پاک اُحیدؔ اور انجیل مین احمدؐ ہی صلی اللہ علیہ وسلم جناب آمنہ فرماتی ہین کہ اُسوقت سے مجکو علم حمل کا ہوا اور وقت میلاد شریف تک عجیب و غریب حالات دیکھنے مین

آئے اور طرح طرح کی خیر و برکت ظاہر ہوئی ایک یہ کہ اُسوقت مین خشکسالی کے سبب قریش پہ نہایت سختی تھی اور آسمان سے مخلوق تشنگی کی تھی جب وہ مہر سپہر نبوت برج حمل مین تشریف فرما ہوا فوراً پانی برسا پہاڑ جنگل درخت ہرے بھرے ہو گئے قحط دور ہوا لوگ آسودہ ہو گئے اور قریش نے اُس برس کا نام عَامُ الفَتحِ وَالاِبتِہَاج رکھا

بہاریہ

گلشن دہر مین ہے آج عجب شانِ بہار
ہے نئی ڈھنگ سے آرایش عنوان بہار

جلوۂ رنگ فضا غازۂ رخسار سرور
خندۂ جوش طرب دست و گریبان بہار

وقف بستان جہان پھول ہین گلشن گلشن
رشک گلزار جنان آج ہے دامان بہار

مرحبا کیا ہی دل آویز ہے اللہ اللہ
بوئے گل موج ہوا جوش فضا شان بہار

نونہالان چمن شوق مین سرگرم نشاط
زمزمہ سنج طرب نغمہ سرایان بہار

پائے کوبان ہے عجب شان سے رقاص فلک
بلبل سدرہ نشیمن ہے غزلخوان بہار

رفت و روی چمن دہر مین فراش نسیم
رحمت حق ہے سحاب گہر افشان بہار

فرش مخمل کا بچھا سبزۂ نو خاستہ سے
کارگاہ چمن دہر ہے کاشان بہار

تر زبان نغمۂ توحید سے اطفال نبات
مترنم ہین تشہد سے جوانان بہار

سبزۂ باد صبا مرکب نوشاہِ ربیع
لالہ و گل کے محافون مین عروسان بہار

محو نظارہ ہین ہیرایہ نرگس مین تمام ہمہ تن چشم بنے پردہ نشینان بہار
طرفہ گو چمنستان مین ہر اک غنچہ گل خیر مقدم بلب ہر گل خندان بہار
مژدہ کیا لائی صبا جس سے ہین وجد مین نخل جھومتے ہین نئے انداز سے مستان بہار
کون آتا ہی یہ کیا دھوم ہی معلوم بھی ہے کیون ہین اس شان سے آراستہ ایوان بہار
آمد اک نوگل نزہت گہہ توحید کی ہے جسقدر ناز کرے آج ہی شایان بہار
آمد اسکی ہی رہ دیدہ مین ہین جسکی سدا فرش آنکھون کا بچھائے ہوئے خوبان بہار
نوبر نخلہ مقصود ہوا جلوہ نما نورس روضہ تقدیس ہے مہمان بہار
زینت باغ قدم ہی چمن آرائے حدوث عازم سیر ہی اک سرو خرامان بہار
مسند آرائے ظہور آج ہی سلطان رسل زیب اور رنگ تجمل شاہان بہار
بارک اللہ لنا شہر ربیع الاول مرحبا دھوم سے آیا ہی بسامان بہار
اب ہے کچھ اور ہی گلزار حرم کی زینت باغ باغ آج ہی ہر روضہ رضوان بہار
حبذا تجبہ مشکوی بنی صلی علی ہین جہان غالیہ ساعطر فروشان بہار
دل مین کانٹا سا کھٹکتا ہی سدا شوق وصال جلوہ فرما ہو ادھر بھی سحر فیضان بہار
علوی مدح سرا گلشن یثرب مین ہو کاش قمریے ذکر طرب بلبل دستان بہار

الغرض اس بہار بیخزان کی آمد آمد نے چمنستان عالم کو مالامال شادابی کردیا۔ مگر

اسی اثنا مین آپکے والد ماجد جناب عبد اللہ نے بحالت سفر دار فانی سے سفر کیا عبد المطلب کو اس غم جان گداز اور الم جان خراش نے بیحد صدمہ دیا اور صدمہ بھی کس لیے تہو بیٹا۔ اور ایسا بیٹا کہ حسن وجمال وفضل وکمال مین تمام قریش سے برتر آفتاب اقبال کا نور نظر یکایک آنکھون سے چھپ گیا دوسرے صدمہ کی یہ وجہ کہ ایک گوہر یکتای محبوبیت کو جو ہنوز رحم مادر مین جلوہ افروز تھا اُس نے یتیم چھوڑا حالانکہ یہ یتیمی اسی جوہر فرد وبیمثال کی یکتائی پر دال ہے لمؤلفہ

خود جوہر یکتا و بعز خشش دو جہان است	بیسایہ ودر سایہ او کون ومکان است

اب زمانہ اُس صبح سعادت کے ظہور کا نزدیک تر ہے اور بہت جلد آمد جناب خیر البشر ہے

غزل از مؤلف

ہر طرف ہے مژدہ اہل جہان آنیکو ہے	صاحب لولاک و مقصود جہان آنیکو ہے
ہان شب میلاد باغ کن فکان مین دہوم تہی	گلشن وحدت کا مرغ صبح خوان آنیکو ہے
نغمہ خوان بلبل کہ اب پہولا گل باغ بہشت	شادمان قمری کہ شمشاد جنان آنیکو ہے
زمزمہ ریز طرب ہے بلبل قدس آشیان	باغ عالم مین بہار بیخزان آنیکو ہے
جلوہ شمع قدم ہے وقف فانوس حدوث	کنت کنزاً مخفیا کا خطبہ خوان آنیکو ہے
شوق تہا ہان نقد دل لیکر خریدار چلو	دہر مین اک رونق بازار جان آنیکو ہے

غمزدون کا چارہ فرما بیکسون کا دستگیر	رحمت عالم شفیع عاصیان آنیکو ہی
آفتاب ذرہ پرور خواجہ بندہ نواز	مہر منظر مہر گستر مہربان آنیکو ہی
کیا کہون علوی غرض ہر سمت تھی یا دہوم دہام	کہتے تھے سب خاتم پیغمبران آنیکو ہی

الحاصل عہد آدم علیہ السلام سے تخمیناً چھہ ہزار سات سو پچاس برس کے بعد جب وہ تجلی کدہ حمل ماہ نہم مین کامل ہوا ایکدن بھی نہ گھٹا بڑھا کہ ربیع الاول کی بارھوین تاریخ پیر کے دن نور کے تڑکے اُس مہر نیمروز عظمت و جلال نے ساحت حدوث کو تجلی زار قدم بنایا یعنی جناب رسول ثقلین امام القبلتین سیدنا وشفیعنا فی الدارین انیس الغربا محب الفقرا حبیب کبریا احمد مجتبیٰ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے شبستان دنیا کو اپنی شمع جمال عالم آرا سے روشن فرمایا

لمولفہ اب اٹھو مومنو لصد تعظیم	زیب سر کر کے افسر تسلیم
وہ حبیب خدا ہوا پیدا	جس سے ہی جلوہ خدا پیدا
احمد مجتبیٰ ہوا پیدا	خاتم الانبیا ہوا پیدا
ہان تولد ہوئے رسول کریم	بحر محبوبیت کے دُر یتیم
ہان یہ مولود ہی وہی مولود	جسکا تھا قدسیون کو حکم سجود
واہ کیا اُس گھڑی کی عظمت ہے	اُتریں حورین زمین پہ جنت سے

ہمہ تن چشم بن کے سیّارے — جھک سے پڑے جا بجا زمیں سارے
صف بصف سرنگوں تمام ملک — بن گئی سب زمیں جواب فلک
دست بستہ ہر ایک روح نبی — بجناب محمدِ عربی
ہر طرف سے حضور خیر انام — پیشکش ہدیہ صلوٰۃ و سلام
مبدأ المبتدا سلام علیک — منتہی المنتہی سلام علیک
خیر مقدم خوشا سلام علیک — مرحبا مرحبا سلام علیک
السلام السلام ختم رسل — السلام السلام خضر سبل
السلام السلام سیدنا — السلام السلام ہادینا
خواجۂ بعث و نشر صل علے — صدر دیوان حشر صل علے
یا حبیب الالٰہ صل علی — اوج عزت کے ماہ صل علی
یا نبی الورٰی سلام علیک — یا امام الہدیٰ سلام علیک
خاتم الانبیا سلام علیک — احمد المجتبیٰ سلام علیک
السلام اے مخاطب لولاک — السلام اے معارجِ افلاک
السلام اے جلیس او ادنیٰ — السلام اے انیس ما اوحیٰ
سید المرسلین علیک سلام — شافع المذنبین علیک سلام

افضل الکائنات علیک سلام — وعلیک الصلوٰۃ علیک سلام

اے خدا کے حبیب تجھ پہ سلام — دین حق کے خطیب تجھ پہ سلام

بے بسوں کے شفیق تجھ پہ سلام — بیکسوں کے رفیق تجھ پہ سلام

آپ پر یا نبی خدا کا سلام — آپ پر جملہ انبیا کا سلام

آپ پر سارے اہلِ دین کا سلام — حاضرینِ ادب قرین کا سلام

بانیٔ محفلِ ولا کا سلام — عاصیٔ ہجر مبتلا کا سلام

اے رسالت پناہ چشم کرم — اے فلک بارگاہ چشم کرم

یا نبی الکریم چشم کرم — بحر خلق عظیم چشم کرم

یا رسولِ خدا کرم کی نگاہ — سرور انبیا کرم کی نگاہ

رحمت عالمین کرم کی نگاہ — اکرم الاکرمین کرم کی نگاہ

ہاں برائے خدا نگاہِ کرم — ہو ادھر بھی ذرا نگاہِ کرم

ایہا المصطفیٰ نگاہِ کرم — ایہا المجتبیٰ نگاہ کرم

مدح خوانی کا ہاں صلہ ملجائے — کعبۂ نقد مدعا ملجائے

قرۃ العین با صفا ملجائے — مقصد ترک ما سوا ملجائے

ہے فراق اب بہت ہی دل پر شاق — جلوہ گاہ قدس کا ہوں مشتاق

آرزو کیا ہے مدعا کیا ہے　　حسرت روضۂ معلّیٰ ہے
اب تو مہجور کو بُلا لیجے　　اپنے رنجور کی دوا کیجے
لطف مرنے مین یہان نہ جینے مین　　جان بھی نکلے تو وہان مدینے مین
مدفن اپنا بقیع اطہر ہو　　سر پہ خاکِ رہ پیمبر ہو
پھر تو ہو جاؤن بحر نور مین غرق　　رہون دائم عجب سرور مین غرق
جزو خاکی بساط نور بنے　　جزو آبی مئے طہور بنے
آتشی جزو نارِ ذوق بنے　　جزو بادی نسیم شوق بنے
ذرۂ مہر سرمدی بنجاؤن　　گوہر بحر احمدی بنجاؤن
درِ شہ کی گدائی ملجائے　　پھر تو ساری خدائی ملجائے
پھر تو کچھ شان ہی نرالی ہو　　سر ہو اور خاک باب عالی ہو
شاخ طوبیٰ بنے عصائے گدا　　ہاتھ مین قرصِ ماہ کا کاسا
دوش پہ زلف حور کا کمل　　آنکھ مین شمع طور کا کاجل
حلقۂ چشم مہر حلقۂ گوش　　لب پہ ہر دم یہ نالۂ سرجوش
یا حَبِیبَ الْاِلٰہِ خُذْ بِیَدِیْ　　مَا لِعَجْزِیْ سِوَاکَ مُسْتَنَدِیْ
ہو نظر مہر کی تو کیا ہے بعید　　عشق مین مر کے پاؤن اجر شہید

لوگ پروانہ جمال کہین	ویس قرنی کہین بلال کہین
خاک راہ حضور بنجاؤن	نام سچا محمدی پاؤن

ای ادب شناسان ذکر نبوی اسوقت کہ واقعہ میلاد جناب سید الانام علیہ الصلوۃ والسلام کا معرض بیان مین آیا حضور قلب سے درود و سلام کے ہدیے پیش کرو

للمؤلف

حق کے پیارے حضرت احمد صلی اللہ علیہ وسلم ۔ مظہر کل محمود و محمد صلی اللہ علیہ وسلم
جیسے احد مین پائی احدیت جیسے احد مین میم احمد ۔ فرق وجوب امکان محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ہی مہ کامل برج شرف مین یا مکنون درج صدف مین ۔ دیکھ احد مین میم احمد صلی اللہ علیہ وسلم
چشم و چراغ دودۂ رحمت گلبن باغ شرع و حقیقت ۔ مقصد عین و عین مقصد صلی اللہ علیہ وسلم
شان الٰہی جبین سی پیدا جلوۂ داور رخ سی ہویدا ۔ نور مجسم روح مجسد صلی اللہ علیہ وسلم
صاحب تاج انا فتحنا صدر نشین بزم تدلّٰی ۔ دنٰی سیر او ادنٰی مسند صلی اللہ علیہ وسلم
اہل صفا کے دل کا سہارا اہل ولا کی آنکھ کا تارا ۔ عشق خدا و حسن محمد صلی اللہ علیہ وسلم
صبح ازل کا مہر انور شام ابد کا ماہ منور ۔ نور نگاہ شان مؤبد صلی اللہ علیہ وسلم
فضل و شرف مین غایت جس کی جود و کرم مین آیۂ رحمت ۔ اشرف و افضل اکرم و اجود صلی اللہ علیہ وسلم
جسکا پیامی روح الامین ہو جسکا سلامی عرش نشین ہو ۔ اوج شرف کی اسکی کیا حد صلی اللہ علیہ وسلم

ایک نے کہا مین مریم بنت عمران ہون اُس کے پاس حریر سفید تھا
ایک کہنے لگی مین ہاجرہ اسمٰعیل کی مان ہون اس کے پاس عطر بہشتی تھا
ایک نے ظاہر کیا مین آسیہ فرعون کی بی بی ہون اس کے پاس مندیل سبز
تھی ایک نے بیان کیا مین سارہ اسحاق کی مادر ہون اس کے پاس
چاندی کی ابریق تھی اور باقیون کی نسبت کہا کہ یہ حوران بہشتی ہین پھر
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اُنھون نے طشت مین بٹھلا کر نہلایا حریر سفید پہنایا
مندیل سبز سر پر رکھی عطر بہشتی پوشاک مین لگایا اسکی خوشبو سے سارا گھر
مہک نکلا صلوا علیہ واٰلہ روایت حضرت آمنہ خاتون فرماتی ہین کہ آپنے
پیدا ہوتے ہی سجدہ کیا اور شہادت کی انگلی آسمان کی طرف اُٹھائی اور اُمت
عاصی کی مغفرت چاہی پھر ایک سفید بدلی ظاہر ہوئی اور آپ کو
آغوش مین لے کر غائب ہو گئی اُس وقت کوئی پکارتا تھا کہ اس مولود
محمود کو شش جہت عالم مین پھراؤ تا کہ جمیع مخلوقات اور جملہ موجودات اس
ذات بابرکات کو بحسب صورت و صفات پہچانین اور جانین کہ سبب
آفرینش ارض و سما محبوب کبریا جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے
آج بزم عالم کو اپنے جمال باکمال سے منور اور نزول جلال سے مشرف فرمایا

اور اک ابر کا ٹکڑا نظر آیا اُس سے مردون کی آواز کان مین آتی تھی اتنے مین جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک پارچہ حریر مین لپٹا ہوا دیکھا اور تین شخص غیب سے پیدا ہوئے اُنھون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو طشت زمردین مین بٹھلا کر تین بار نہلایا اور جامۂ حریر پہنایا اور دونون شانون کے بیچ مین مہر نبوت ثبت کی اس مین بخط نور لکھا تھا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ **روایت** حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی والدہ شفا فرماتی ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا ہوتے ہی جسنے پہلے ہاتون پر لیا وہ مین تھی اُسی وقت آپ نے الحمد للہ فرمایا اور کسینے عالم غیب سے جواب مین یرحمک اللہ کہا اور اُس گھڑی اک نور عظیم دکھلائی دیا جسکی چمک سے ملک شام کے اکثر محل مین نے اپنی آنکھ سے دیکھے صلوا علیہ وآلہ **روایت** عثمان ابی العاص کی ماں فاطمہ سے مروی ہی کہ ولادت باسعادت کے وقت مین وہین حاضر تھی مین نے اک نور دیکھا کہ تمام گھر آمنہ خاتون کا اُس سے روشن ہوگیا اور دیکھا کہ تارے آسمان سے اتنے جھکے کہ اب مین پر گر پڑینگے صلوا علیہ وآلہ **روایت** سفیان ہذلی سے روایت ہے کہ اُس رات ہمارا قافلہ ملک شام کی راہ مین تھا صبح ہوتے آرام کے لیے اک جگہ ٹھہرا اور قصد تھا کہ سو رہین ناگاہ سب نے دیکھا کہ ایک سوار زمین و آسمان کے درمیان معلق ندا کرتا ہے

کہ اے سونے والو اُٹھ بیٹھو یہ وقت خواب کا نہین ہے کیا تم نہین جانتے کہ
اس وقت جناب سید کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام نے ظہور اجلال فرمایا
نیر اسلام طالع ہوا اور کفر کی تاریکی دور ہوئی راوی کہتا ہے اس واردات سے
ہم سبکو بہت ڈر معلوم ہوا جب مکہ مین اپنے اپنے گھر آئے تو معلوم ہوا کہ
عبد المطلب کے ہان ایک لڑکا پیدا ہوا ہے اور نام پاک اسکا محمد ہے صلی اللہ علیہ وسلم المؤلف

یہ وقت خواب نہین ہے ہران منزل ذوق		پڑھو درود وسلام اپنے رہنما کے لیے

روایت منقول ہے کہ وقت ولادت باسعادت تمام روی زمین کے بُت
اوندھے منھ گر پڑے نوشیروان بادشاہ عجم کے محل مین زلزلہ آیا اور شق ہو گیا
چودہ کنگرے اُسکے ٹوٹ گئے شیاطین کے تخت اُلٹ دیے گئے
سلاطین کی قوت ناطقہ سلب ہو گئی صلوا علیہ وآلہ روایت منقول ہے کہ
جب اُس ابر سراپا رحمت نے نزول اجلال فرمایا پارسیون کا آتشکدہ جسمین
ہزار برس سے آگ جلتی تھی فوراً بالکل بجھ گیا اور دریاے ساوہ جو عراق عجم مین
درمیان ہمدان اور قم کے چھ کوس چوڑا بہتا تھا یک لخت سوکھ گیا اور صحراے
سماوہ مین کہ ہزارون برس سے دریا کے نام پانی کی بوند تک نہی جاری
ہوئی کا وہ ایک بڑی نہر ملک شام کی مشہور ہے صلوا علیہ وآلہ روایت

حضرت آمنہ خاتون سے روایت ہی کہ بعد ولادت شریف عبدالمطلب گھرمین آئی
اور کہنے لگے کہ اس وقت مین کعبے مین تھا یکایک خانہ کعبہ نے مقام ابراہیم مین
سجدہ کیا اور یون کہا اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ رَبُّ مُحَمَّدٍ نِ الْمُصْطَفٰی اَلْاٰنَ قَدْ طَهَّرَنِیْ
رَبِّیْ مِنْ اَنْجَاسِ الْاَصْنَامِ وَاَرْجَاسِ الْمُشْرِکِیْنَ ۔ یعنی بڑا ہی رب محمد کا
جسنے مجکو اسوقت بتون کی نجاست سے پاک کیا اور شرکون کی ناپاکی سے
بچایا اور ہبل نامی ایک بت جو سب بتون مین بڑا تھا سر کے بل گر پڑا اور کسی
کہنے والے نے کہا کہ اے عبدالمطلب آمنہ کے گھر بیٹا پیدا ہوا اور اُسپر رحمتِ
الٰہی نازل ہوئی اور وہ ایسا عظیم الشان ہی کہ مخلوق کو کفر کی تاریکی سے نکال کر سیدھی
راہ بتاویگا اور تمام جن وانس کا پیشوا اور نبی ہوگا اے آمنہ مین اس
واقعے سے نہایت متحیر ہوا خیال کیا شاید خواب دیکھتا ہون مگر نیند کا اثر آنکھو نمین
بالکل نپایا اسلیے گھبرا کر اس طرف متوجہ ہوا اب تصدیق چاہتا ہون کہ یہ بات
سچ ہی یا صرف میرا خواب وخیال حضرت آمنہ خاتون نے فرمایا سب سچ ہی اور
جو جو عجائب واقعات نظر سے گزرے تھے سب بیان کیے عبدالمطلب نے
بکمال شوق پوچھا کہ وہ نور نگاہ عظمت وجلال اور قرۃ العین فضل وکمال کہان ہے
جلد دکھلاؤ حضرت آمنہ نے فرمایا کہ ابھی تمھارے لیے اُسکے دیکھنے کی اجازت نہین

محافظان غیب سے تاکید ہی کہ جب تک تمام فرشتے اُسکے جمال باکمال سے
شرف دیدار حاصل نہ کرلین اور کسیکو ہرگز رخصت دیدنہین عبدالمطلب اس بات کو
سنکر ناخوش ہوئے ناچار حضرت آمنہ نے اُس طرف اشارا کیا جہان آپ
جلوہ فرما تھے عبدالمطلب نے اُس طرف قدم بڑھایا فوراً ایک شخص تلوار کھینچکر
آگے آیا اور ایسی سخت آواز سے دھمکایا کہ عبدالمطلب ہیبت سے کانپنے لگے
اور ڈرکر اُلٹے چلے آئے اور ہر چند چاہا کہ یہ ماجرا قریش سے بیان کرین لیکن
زبان نے کام ندیا ناچار ساکت رہے کچھ نکہسکے **مؤلفہ**

غرض روز میلاد خیر الانام — مرقع تھا اک شان حق کا تمام
وُہ گھر جس مین پیدا ہوے شاہ دین — بنا نور سے شکل عرش برین
مکان تھا وہ یا بقعۂ نور تھا — تجلی سے غیرت دہ طور تھا
جہان شور گلبانگ سے باغ باغ — زمین کا سپہر برین پر دماغ
یہ تھا اہل تسلیم کا اژدحام — زمین بنگئی ساری دار السلام
وُہ جلوہ خدائی مین ظاہر ہوا — جو تھا منظر خاص رب العلا
وہ جلوہ جو تھا گوہر تاج عرش — ہوا رونق افزای اورنگ فرش

القصہ ولادت شریف کی وقت جو جو حالات عجیبہ اور واردات غریبہ ظاہر ہوئے وہ ہرگز

اس مختصر مین نہین سما سکتے بلکہ اپنے اندازہ بیان مین نہین آ سکتے - لمولفہ

یَا مَعْشَرَ اُولِی الذِّکْرِ تَعَظَّمُوا	عَلٰی مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰی صَلُّوا وَسَلِّمُوا
ای مرے رب کریم تجکو ہزارون سجود	اپنے نبی پر مدام بھیج سلام و درود

بیان رضاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

باتفاق ثابت ہے کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات دن اپنی والدہ ماجدہ آمنہ خاتون کا دودھ نوش فرمایا پھر آپ کو ثویبہ نے دودھ پلایا ثویبہ ابولہب کی پرستار تھی ابولہب نے مژدہ ولادت شریف کا اسکی زبانی سنکر اسکو آزاد کر دیا تھا صلو اعلیہ وآلہ **روایت** حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابولہب کو مرنے کے بعد مین نے بعالم رویا دیکھا اور پوچھا کہ کیا حال ہے کہنے لگا کہ جس دن سے تہ خاک ہوا ہون سخت عذاب مین گرفتار اور مصیبت مین مبتلا ہون مگر پیر کے دن عذاب مین کمی ہو جاتی ہے اور تخفیف عذاب صرف اسی مسرت کا طفیل ہے کہ ولادت شریف کا مژدہ ثویبہ سے سنکر اس خوشی مین اسکو آزاد کر دیا تھا اور آزادی کے لیے جس انگلی سے اسکی طرف اشارہ کیا تھا اب پیاس کی شدت مین جب اسکو چوستا ہون کسیقدر تسکین ہو جاتی ہے اللہ اکبر ابولہب جیسا کافر

جسکی مذمت مین تبت یدا ابی لہب نازل ہوئی جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ
والسلام کا مژدہ میلاد شریف سنکر اظہار فرحت کی بدولت عذاب مین کمی کا
مستحق ٹھیرے نہ ہے خوش نصیبی اُن ایمان والون کی کہ اس خوشی کو اپنی تمام
مسرتون پر مقدم ٹھیراوین اور اجر جزیل پاوین **لمؤلفہ**

یا معشر اولاء لذکرہ تعظموا	علی محمد المصطفےٰ صلوا وسلموا
اے مرے رب کریم تجکو ہزار سجود	اپنے نبی پر مدام بھیج سلام ودرود

الغرض بعد ثویبہ کے حضرت حلیمہ سعدیہ اس دولت بے بہا سے مشرف ہوئین
اور اُنھون نے ذات بابرکات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی بدولت جو کچھہ کشائش
اور ترقی دیکھی اس کی تفصیل بڑی کتابون مین موجود ہی حضرت حلیمہ قبیلہ
بنی سعد سے تھین اور یہ خاندان فصاحت وبلاغت مین ضرب المثل تھا
چنانچہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین افصح العرب ہون اسلیے کہ
قریش مین پیدا ہوا اور بنی سعد مین نشو ونما پائی اور ہوش سنبھالا صلوٰۃ علیہ
واٰلہ **روایت** جناب حلیمہ سعدیہ فرماتی ہین کہ مکے کو آتے وقت میرا
دراز گوش ایک ایک قدم مشکل سے اُٹھاتا تھا اسلیے کہ نہایت دبلا اور
بودا تھا اور جب مین اس مایۂ خیر وبرکت کو اپنے ساتھ لیکر مکہ سے گھر کو چلی تو

وہی دراز گوش سارے قافلہ سے آگے جاتا تھا اور کسیکا مرکب اُسکے گرد کو بھی
نہ پہونچتا تھا تمام زنان بنی سعد ہمراہی یہ ماجرا دیکھکر حیران اور متعجب تھین اور
جس طرف سے گزر ہوتا تھا سوکھی گھاس ہری ہوجاتی تھی اور خشک درخت
ترو تازہ ہوجاتے تھے جوقت سے آپ میرے مسکن مین رونق بخش ہوئے
افلاس بالکل دور ہوگیا اور بے انتہا خیر و برکت سے مالامال ہوئی اور انو کھے
حالات دن رات نظر سے گزرتے تھے کہ بیان اُن کا اندازۂ تقریر سے باہر ہے
ازانجملہ ایک یہ کہ آپ کے لب و دندان مبارک اگر مین اپنے ہاتھ سے صاف
کرنا چاہتی تو عالم غیب سے کوئی شخص مجھپر سبقت کرتا تھا اسی طرح جھولا جھلانے مین
غیب سے پیش دستی ہوتی تھی اور اکثر غائبانہ کسیکو یون کہتے سُنا کہ اے حلیمہ
تجکو مبارک ہو کہ اس دودہ پلانے کی بدولت سعادت سرمدی تجھے حاصل ہوئی
کبھی رات کو آپ چاند سے باتین کرتے تھے اور جس طرف اُنگلی سے اشارہ
فرماتے تھے چاند اُسی طرف چلا جاتا تھا صلوا علیہ و آلہٖ **روایت**
حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ مین نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب آپ حلیمہ سعدیہ کے پاس چالیس دن کے تھے مین دیکھ رہا تھا
کہ آپ ایک رات چاند سے کچھ بات کہتے تھے اور وہ بھی جواب دیتا تھا

مگر مین ہرگز وہ کلام نہ سمجھا اگر یاد ہو تو بیان فرمایئے آپنے ارشاد فرمایا اے
چچا اُسوقت میرا ہاتھ مضبوط بندھا ہوا تھا اُسکے صدمے سے مین رویا چاہتا تھا چاند
مجکو روکتا تھا کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر ایک بوند آپکے آنسو کی اسوقت
زمین پر گریگی تو کبھی زمین پر گھاس تک نہ جمیگی مین اُس کے کہنے سے
چُپ ہو رہا اور امت پر شفقت کی حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے متعجب ہوکر
عرض کیا کہ یا رسول اللہ اُس عمر مین آپنے امت کو کیونکر جانا فرمایا ای چچا خدا کی
قسم جب مین رحم مادر مین تھا لوح محفوظ پر قلم کے چلنے کی آواز سنتا تھا
اور چاند سورج جو عرش کے نزدیک سجدہ کرتے تھے مجکو سجدہ کا کھٹکا سنائی
دیتا تھا اور فرمایا ای عباس خداوند تعالی نے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر پیدا کیے
اُن مین سے دو کے سوا چالیس برس تک اپنی نبوت کا حال کوئی نہ جان سکا
پہلے جناب عیسی علیہ السلام نے پیدا ہوتے ہی کہا اِنِّی عَبْدُ اللّٰہِ اٰتَانِیَ الْکِتَابَ
وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا یعنی مین اللہ کا بندہ ہون اُس نے مجکو کتاب دی اور نبی کیا اُس کے بعد
مجکو یہ مرتبہ عنایت ہوا صلوا علیہ وآلہ لمؤلفہ

سوائے عالم غیب اُسکی انتہا معلوم	یہ انتہا کے ہین رتبے جب اللہ کے لیے

روایت حضرت حلیمہ سعدیہ فرماتی ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

بچپن ہی سے بیکاری اور کاہلی کو بُرا جانتے تھے جب عمر شریف چار
برس کی ہوئی ایک روز پوچھا کہ ای مادر مشفقہ دن کو میرے بھائی کہان
چلے جاتے ہین مین نے عرض کیا کہ دن بھر بکریان چراتے ہین آپنے فرمایا
کل سے ہم بھی جائینگے ہر چند اس ارادے سے روکا مگر آپنے پذیرا نفرمایا
ناچار دوسرے دن اجازت دی پھر تو آپ ہر روز صحرا مین قدم رنجہ فرماتے اور
شام کو گھر مین تشریف لاتے ایک روز میرا لڑکا نہایت گھبرایا ہوا جنگل سے آیا
اور پکارا کہ یا اُماہ یا اَبتاہ جلد اُٹھو اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر لو آج یہ سانحہ
گزرا کہ ہم سب ایک جائے بیٹھے تھے کچھ لوگ آئے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پہاڑ پر
لیجا کر چھری سے سینہ چاک کر ڈالا آگے معلوم نہین کہ اُنپر کیا گزری جناب حلیمہ
فرماتی ہین کہ مین اور میرا خاوند یہ حال سنتے ہی دوڑے اور پہاڑ پر جا کر دیکھا کہ محمدؐ
صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے آسمان کی طرف دیکھ رہے ہین ہمنے جاتے ہی گود مین
اُٹھا لیا اور کہا کہ حضرت یہ کیا معاملہ تھا آپنے فرمایا کہ تین شخص غیب سے ظاہر ہوئے
انہون نے اس پہاڑ پر لا کر مجکو لٹایا ایک نے چھری سے سینہ چاک کیا مگر
اُس سے مجکو کسیطرح کا صدمہ معلوم نہوا اور پیٹ کے اندر سے آنتین اور کلیجہ
نکال کر برف سے صاف کیا دوسرے شخص نے دل چیر کر کوئی شے جدا کی

اور کہا کہ یہ حصہ شیطان کا تھا اور دل پر مہر کردی اسکی ٹھنڈک اس دم تک باقی ہے
تیسرے شخص نے شگاف سینہ پر ہاتھ پھیرا فوراً زخم بھر آیا پھر عائب ہوگئے سبحان اللہ وبحمدہ

لو نفافی بجائے روح ہو رگ رگ مین عشق نبی	یہ بہے دوا دل بیمار کی شفا کے لیے

روایت حضرت حلیمہ فرماتی ہین کہ اس واقعہ کے بعد میرے خاوند اور قوم کی صلاح ہوئی کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ مین آپکی والدہ ماجدہ کے پاس پہونچا دینا چاہیے چنانچہ حضرت حلیمہ سعدیہ آپکو ساتھ لیکر مکہ کی طرف چلین اثنائے راہ مین کسی جا پر بٹھلا کر کہین قضائے حاجت کے لیے گئین شعر

پھر جو آئین تو نپایا شاہ کو	ابر قدرت نے چھپایا ماہ کو

یہ حال دیکھکر بہت گھبرائین ہر طرف ڈھونڈا کچھ پتا نشان نہ ملا پھر تو ایک حالت یاس و الم مین کمال درد سے وا محمداہ وا ولداہ کہتی ہوئین مکہ مین آئین اور عبد المطلب کو اس واقعہ غریب سے آگاہ کیا عبد المطلب حال سنتے ہی پریشان ہو کر کوہ صفا پر چڑھے اور قریش کو پکارا اسرار کی آواز سنکر ساری قوم جمع ہوگئی اور پوچھا یا سیدنا خیر تو ہے فرمایا کہ میرا فرزند جسکا نام محمد ہے صلی اللہ علیہ وسلم گم ہوگیا غرض سب انکے ساتھ ہوئے اور تمام جنگلون پہاڑون مین دیکھا بھالا کہین پتا نہ پایا ناچار ہو کر عبد المطلب کعبے مین آئے اور سات بار طواف کرکے دعا مانگی غیب سے آواز آئی کہ غمگین مت ہو

اپنے بندے کا اللہ آپ نگہبان ہے اور وادی تہامہ میں موجود ہے اُسیوقت
عبدالمطلب وہان پہنچے دیکھا کہ آپ کیلے کے پیڑ کے نیچے اکیلے تشریف رکھتے ہین
عبدالمطلب نے آگے بڑھکر آپکا نام پوچھا فرمایا کہ اَنَا مُحَمَّدُ ابنُ عَبدِاللہِ ابنِ عَبدِالمُطَّلِب
جب یہ لفظ سنا عبدالمطلب نے آپکو سینہ سے لگایا اور گھر مین لائے حضرت حلیمہ سعدیہ کو
بہت کچھ نقد و جنس دیکر رخصت کیا شہید رح

اپنے گھر ہوکے جو رخصت آئی
طرفہ آلودہ حسرت آئی

جائے دلدار جو دیکھی سونی
ہوگئی وحشت خاطر دونی

کہتی تھی جب سے وہ پیارا چھوٹا
جی نہین لگتا ہے گھر مین میرا

چمنستان ہے بیابان مجکو
گھر ہوا خانۂ زندان مجکو

غم ہجران سے جو گھبراتی تھی
گھر سے مکہ کو چلی جاتی تھی

پھر محبوب تھا آنا جانا۔
واہ کیا خوب تھا آنا جانا

یہان نہ آنا ہی نہ جانا بنتا
اور نہ رہنے کا ٹھکانا بنتا

حرص دنیا کے جو پابند ہین ہم
مبتلائے الم چند ہین ہم

پھنس گئے دام مین ہم کیا کیجے
نہین اُٹھتا ہے قدم کیا کیجے

عین دریا مین کسی پیاسے کو
گر نہ دیکھا ہو تو ہم کو دیکھو

ہجر میں خون جگر پینا ہے	بے مزہ جینا بھی کیا جینا ہے
دم نکلتا نہیں مجبور ہیں ہم	دل سنبھلتا نہیں معذور ہیں ہم
ہم کو وہان جانیکا مقدور نہیں	وہ اگر چاہیں تو کچھ دور نہیں
کون جا دلِ ناشاد سنے	بیکسون کی وہی فریاد سنے
آستانہ پہ بلائے ہم کو	اپنا دیدار دکھائے ہم کو
ہند سے ہم بھی سفر کر جائیں	جا کے اُس دیس مین بسر جائیں
کام جان فی الفور دولت پائیے	مشت خاک اپنی ٹھکانے لگجائیے
یا معشر اولی لذکرہٖ تعظموا	علی محمد المصطفے صلوا وسلموا
اے مرے رب کریم تجکو ہزارون سجود	اپنے نبی پر مدام بھیج سلام درود

بیان زمان طفولیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

منقول ہے کہ حضرت حلیمہ سعدیہ کے چلے جانے کے بعد ام ایمن جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد کی کنیز تھیں آپ کی کھلائی مقرر ہوئین۔

روایت ام ایمن فرماتی ہین کہ بچپن مین بھی آپ کو میٔنے کبھو بھوک پیاس کا شاکی نپایا اکثر اوقات آپ صرف آب زمزم پر قناعت فرماتے تھے اور بیشتر ایک وقت کھانے کو کھاتے تھے اور بچون کی طرح کھیل

تماشے کی طرف ہرگز رغبت نفرماتے بلکہ اگر اور لڑکے اس طرف آپ کو توجہہ دلاتے تو آپ
بطور نصیحت اُن کو سمجھاتے اور فرماتے کہ اللہ تعالی نے ہمکو کھیل کھیلنے کے لیے نہین پیدا
کیا الغرض جب عمر شریف چھہ سات برس کی ہوئی تو آپکی والدہ ماجدہ آمنہ خاتون نے مدینہ سے
آتے ہوئے اثنائے راہ مین اس جہان گزران سی انتقال کیا آپکو کمال قلق و صدمہ ہوا للمولفہ

کچھ اور ذائقہ ہے اسی غم و الم مین بھی	یہ لطف عام ہے خاصان کبریا کے لیے

سن بعد عبد المطلب آپکی پرورش مین بدل و جان مصروف ہوے اور اپنی
اولاد سے زیادہ پیار کرتے تھے بغیر آپ کے کھانا نکھاتے اور ہرچند کہ جناب
صلی اللہ علیہ وسلم کم سن تھے مگر وہ آپ کی بڑی توقیر اور احترام کرتے تھے
اکثر اہل قیافہ نے عبد المطلب سے کہا کہ اس فرزند کی خوب نگہبانی کرو
ہم دیکھتے ہین مقام ابراہیم مین جو نقش قدم ہے اُس سے جتنا اس
فرزندار جمند کا قدم ملتا ہے آجتک کسیکا نہین ملا اور عنقریب اسکو کوئی بڑا
مرتبہ ملنے والا ہے روایت منقول ہے کہ اُن دنون کال کی سختی سے
لوگ بہت پریشان تھے عبد المطلب بایمائے ہاتف غیب آپکو اپنے کندھے پر
بٹھاکر جبل ابو قبیس پر چڑھے اور آپ سے دعا کرائی فوراً مینہہ برسا اور قحط کی
تکلیف جاتی رہی اللہ اکبر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا بلند مرتبہ ہے کہ شرف نبوت

سے پہلے ہی طرح طرح کے اعجاز و کرامات اُس ذات مستجمع کمالات سے ظاہر ہوئے صلوٰ علیہ و آلہ روایت راوی لکھتا ہے کہ جب عمر شریف آٹھ برس کی ہوئی اُسوقت عبدالمطلب کی عمر ایکسو دس یا ایکسو بیس برس کی تھی اُنھون نے اپنے چھوٹے بیٹے ابوطالب کو جو شفقت و مرحمت اور اچھی چال چلن مین سب بھائیون سے بالاتر تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کفالت اور تربیت کے لیے وصیت کی اور اُن کو سونپ کر دنیا سے کوچ کیا ابوطالب آپ کے حقیقی چچا تھے مگر اپنی بیٹیون سے زیادہ آپ کو چاہتے تھے اور کمال محبت سے آپ کی پرورش مین مشغول رہتے تھے اور آپ کی بدولت ابی طالب نے بہت کچھ خیر و برکت دیکھی اور عجیب و غریب واقعے مشاہدہ ہوئے جسکی تفصیل کتب سیر مین بخوبی درج ہی اس مختصر مین گنجائش تحریر نہین **لمؤلفہ**

یا معشر اولا الذکرہ تعظموا	علی محمد النبی المصطفیٰ صلوا وسلموا
ای مرے رب کریم تجکو ہزارون سجود	اپنے نبی پر مدام بھیج سلام و درود

بیان شہرت امانت و دیانت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

روایت مروی ہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف چوبیس برس سے متجاوز ہوئی۔ تو آپکی بھلائی اور سچائی اور امانت اور دیانت کی

تمام قریش مین شہرت ہوگئی یہانتک کہ سب آپ کو محمدؐ الامین کہتے تھے
صلی اللہ علیہ وسلم **روایت** ہو کہ خدیجہ خاتون بنت خویلد جو قبیلہ
قریش مین بڑی مشہور اور اوصاف جمیلہ مین طاق حسن وجمال مین شہرہ
آفاق تھین اُنھون نے اسی عرصہ مین بعالم رویا دیکھا کہ ایک چاند آسمان سے
اُترکر گود مین آگیا اور اُسکی روشنی سارے جہان مین پھیل گئی جب آنکھ کھلی تو
بحیرا راہب سے جو آسمانی کتب کا بڑا عالم تھا خواب کا حال کہلا بھیجا اُسنے کہا
کہ اس خواب کی یہ تعبیر ہو کہ پیغمبر آخرالزمان پیدا ہوئے وہ تم کو اپنے عقد
نکاح مین لائینگے اور تمھارے پاس اُن پر وحی الٰہی اُتریگی اور وہ قبیلہ قریش
اور بنی ہاشم سے تمھارے رشتہ دارون مین ہین اور نام اُنکا محمد ہو
صلی اللہ علیہ وسلم خدیجہ خاتون اس مژدہ کو سنکر بہت خوش ہوئین
اور اُسی وقت جناب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے اشتیاق نے دل مین
جگہ کی غالب ؎

اے تو غائب ز نظر مہر تو ایمان منست		شرط اسلام بود ورزش ایمان بالغیب

یہانتک کہ مال تجارت کی حفاظت کے لیے آن کو اک امین ومعتمد کی ضرورت
ہوئی اور جناب صلی اللہ علیہ وسلم ان اوصاف مین یکتا اور مشہور تھے آپکے

چچا ابوطالب نے بمصلحت وقت اور فائدہ کی نظر سے آپکے لیے اس کام کو پسند کیا اور خدیجہ خاتون تو خود اسے چاہتی تھین کہ حضور اقدس سے ان روشناسی کے لیے کوئی تقریب پیدا ہو غرض ابوطالب کے ارادہ پر آگاہ ہوکر فوراً پیام بھیجا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یہان آنے کی اجازت دیجیے اور تشریف آوری کی خوشی مین اپنا مکان خوب سجایا اور لباس پاکیزہ پہنا اور اک باریک پردہ کے پیچھے آپکے انتظار مین بیٹھین او عالم شوق مین ایسا کچھ کہتی تھین - علوی سے

بے پردہ خوش بجلوہ در آ تا بکی حجاب
شوقم جہان جہان تماشا بر آمدہ

جو وقت جناب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم وہان رونق بخش ہوئے نہایت ادب و تعظیم سے آپ کو ایک زیبا مسند پر بٹھایا اور توریت شریف کھولکر پیغمبر آخرالزمان کے حلیہ مبارک پر نظر کی بعینہ مطابق پایا پھر تو اپنے خواب کے سچے ہونے کا دل مین کامل یقین ہوگیا اور حضور سراپا نور کی دل و جان سے طالب ہوئین گریہ از کسیکے آگے نکہا علوی سے

شرط عشق آنکہ جیدش ہمہ پنہان ماند
بزبانے نرسد تا بسر گوشی نرسد

المختصر خدیجہ خاتون نے ایک غلام میسرہ نامی جو نہایت معتمد تھا دوسرا اپنا ایک رشتہ دار خزیمہ نام معہ اسباب تجارت آپکے ساتھ کیا اور میسرہ کو الگ بلاکر ایک لباس فاخرہ اور ایک

نہایت سجا ہوا اونٹ میسرہ کے سپرد کرکے سمجھا دیا کہ اے میسرہ جب قافلہ شہر سے باہر پہونچے اور قوم کی نظر سے اوٹ ہو جائے تو یہ لباس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حضور مین پیش کیجیو اور اس سجے ہوے اونٹ پر آپکو سوار کراکے مہار اپنے کندھے پر رکھیو اور مثل غلامون کی آپکی خدمت بجالائیو ایسا نہو کسی سبب سے آپ تکلیف اُٹھائین اور بنی ہاشم سے مجکو ندامت ہو اور یاد رکھہ اگر تو یہ خدمت بحسن انجام بجالائے گا تو معاوضہ مین علاوہ نقد وجنس کے خلعت آزادی بھی پائیگا الغرض میسرہ ملکۂ عرب کے حکم کے موافق کاربند رہا اور جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سفر مین بہت آرام سے لے گیا اور خزیمہ کو بھی آپکے ساتھ کمال محبت ہوگئی کسی وقت جدائی گوارا نہ تھی ؎

علوی نہین ممکن نہین ممکن نہین ممکن		خالق جسے چاہے اُسے مخلوق نہ چاہے

روایت منقول ہی کہ ابوجہل او رعتبہ اور شیبہ بھی حسب اتفاق اُس قافلہ مین تھے وہ ناسپاس آپ کے احترام سے بہت جلتے تھے آخر میسرہ سے کہا کہ اس یتیم سے سخت سخت کام لے تاکہ آرام طلب ہو جائے اور تیرا مطیع رہے میسرہ نے جواب دیا کہ مین تمھارا غلام نہین ہون جو کہنا مانون جیسا میری سرکار سے مجکو حکم ملا ہے اُسکی تعمیل کرتا ہون یہ جواب سُنکر وہ بدبخت

چپ ہو گئے اور اسیوقت سے حسد کی آگ سینہ مین جل اُٹھی لا اعلم ع
آن درد کہ درمان نپذیرد حسد است - اثنائے سفر مین جناب صلی اللہ علیہ وسلم سے
بہت کچھ ارہاصات ہمراہیون نے دیکھے اُن مین سے ایک یہ کہ خدیجہ خاتون کے
کئی اونٹ تھک کر چلنے سے رہ گئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکی
پیٹھ پر اپنا دست مبارک پھیرا فوراً کھڑے ہو گئے اور قافلہ سے آگے چلنے لگے
خزیمہ یہ حال دیکھکر اور بھی معتقد ہو گیا جب قافلہ شہر بصرے کے پاس پہونچکر
ٹھیرا جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اک سوکھے ہوئے درخت کے نیچے جا بیٹھے
وہ اُسیوقت ہرا ہو گیا اور سایہ گستر ہوا بحیرا راہب کا عبادتخانہ بھی وہین تھا
مگر وُہ مر چکا تھا اور اسکا جانشین نسطورا کوٹھے پر بیٹھا ہوا یہ حال دیکھہ رہا تھا اُسیوقت
وہ ایک کتاب لیکر نیچے آیا کبھی اُس کتاب کو دیکھتا تھا کبھی آپکے چہرۂ مبارک پر
نظر ڈالتا تھا میسرہ نے پوچھا اے شخص کیا دیکھتا ہے اُسنے کہا قسم ہے
اُس خدا کی جسنے انجیل مقدس حضرت عیسی علیہ السلام پر نازل کی یہ پیغمبر
آخر الزمان ہین اور بیشک یہ وہی ہین جنکے اوصاف مین نے بشتر اگلی
کتابون مین پڑھے ہین پھر کہا اے میسرہ واللہ انکی بڑی شان ہے جو کوئی انکی
اطاعت کریگا اُسکو نجات ہے اور جو انسے پھرا اُسکا کہین ٹھکانا نہین ہے

مولوی حالی پانی پتی - اشعار	
وہ شاہ جسکا محب امن و عافیت مین مدام	محبت اسکی حصار حصین امان کیلیے
وہ شاہ جسکا عدو جیتے جی جہنم مین	عداوت اسکی عذاب الیم جان کیلیے

پھر نسطورا نے کہا اے میسرہ مین نے اپنے علم کی روسے آپکا یہان تشریف لانا معلوم کیا تھا اور مدت سے مشتاق تھا الحمد للہ کہ گوہر مقصود ہاتھ آیا کاش آپکے نبی ہونے تک میری عمر وفا کرتی تو دین خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے پہلے مین اختیار کرتا پھر میسرہ کو وصیت کی کہ تم ملک شام کا قصد ہرگز نکرنا وہان جناب خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن بہت ہین مبادا کچھ ایذا پھونچاوین الغرض میسرہ نے اُسکے کہنے پر عمل کیا اور اسباب تجارت سب وہین بیچدیا اور اُسمین ذات بابرکات صلی اللہ علیہ وسلم کی طفیل اتنا فائدہ ہوا کہ پہلے کبھی نہوا تھا آخر الامر مکہ کی طرف روانہ ہوی رستہ مین بہت کرامتین اُس سرچشمۂ کمالات سے اہل قافلہ نے دیکھین ایک یہ کہ جب مکہ تین رات دن کی راہ پر رہا قافلہ نے قیام کیا اور جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہ اُس قافلہ مین موجود تھے اُنکی صلاح سے میسرہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خیریت رسانی کے لیے خدیجہ خاتون کے پاس بھیجا اور ایک اونٹ بہت آراستہ کرکے آپکی

سواری ہین دی یا ابوجہل اور عتبہ نے دشمنی کی راہ سے منع بھی کیا کہ یہ راستہ سے
نابلد اور ناواقف ہین انکو نہ بھیج مگر میسرہ نے کچھہ خیال نہ کیا جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
مکہ کو روانہ ہوئے تھوڑی دور چل کر نیند نے غلبہ کیا ذرا آنکھہ جھپکی تھی چونکے
تو اپنے مرکب کو مکے کے نزدیک پایا اسوقت خدیجہ خاتون مع اپنی خواصون کے
قافلہ کے انتظار مین بیقرار تھین **لمؤلفہ**

نظر اسی کی نظر ہو اسکا دل ہو دل	جو بیقرار رہے دید دلربا کے لیے

روایت نفیسہ کہتی ہین کہ مین اس وقت وہین حاضر تھی ناگاہ دیکھا
کہ ایک شتر سوار تیز رفتار چلا آتا ہے اور اسکے سر پر ایک ابر کا ٹکڑا سایہ
کیے ہوئے ہے قریب پہونچکر معلوم ہوا کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین آپ نے
ملکۂ عرب کو میسرہ کا خط دیا اور تجارت مین نفع کا مژدہ سنایا خدیجہ خاتون نے
وہ اونٹ معہ ساز و یراق آپکی نذر کیا او میسرہ کے خط کا جواب لکھکر آپ کو رخصت کیا
جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم باجانت الٰہی اسیدن قافلے مین پہونچگئے
ابوجہل دور سے دیکھکر کہنے لگا کہ دیکھو ہم پہلے ہی کہتے تھے کہ یتیم راہ سے
ناواقف ہے آخر راہ سے بھٹک کر پلٹ آیا حضرت ابوبکر صدیقؓ اور میسرہ بھی
تاسف کی نظر سے دیکھنے لگے جب آپ نے ملکۂ عرب کا مہری خط دکھلایا میسرہ نے

ابوجہل سے کہا کہ تو راہ سے بھٹکا ہوا ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم راہ راست پر ہین دیکھو مُہری خط خدیجہ خاتون کا میرے نامہ کے جواب مین لائے ہین وہ بدبخت شرمندہ ہو کر چپ ہو رہا علوی

ہر کہ بر خاک درش ننہد سر عجز و نیاز	خاک بر سر باد آن بدبخت نافرجام را

الغرض پھر قافلہ مکہ مین پہونچا اور میسرہ اور خزیمہ نے جو جو ارہاصات و کمالات جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بدولت دیکھے تھے سب ملکۂ عرب کے روبرو بیان کیے ملکہ نے اپنے وعدہ کے موافق ہزار درم دیکر میسرہ کو آزاد کر دیا اور جناب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی بدل مشتاق ہوئی لمؤلفہ

یا معشر اولاء لذکرہ تعظموا	علی محمد ن المصطفی صلوا وسلموا
ای مرے رب کریم تجکو ہزارون سجود	اپنے نبی پر مدام بھیج سلام درود

بیان عقد نکاح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

روایت نفیسہ سے منقول ہی کہ مین خدیجہ خاتون کی ہمنشینون مین انکی بڑی رازدار تھی انکا دلی منشا دریافت کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس مین حاضر ہوئی اور بطور خود عرض کیا کہ اگر کوئی عورت باحسن و جمال صاحب زر و مال آپکی ہمقوم ملے تو آپ اسکو قبول فرمائین گے

فرمایا کہ وہ کون ہے نفیسہ نے التماس کیا کہ خدیجہ بنت خویلد اسدیہ آپ نے فرمایا
کہ اس امر مین کون ساعی ہوگا اُسنے عرض کیا کہ مین - چنانچہ اُسیوقت مژدۂ
رضامندی نفیسہ نے ملکہ کو سُنایا اور عقد نکاح کے لیے ساعت نیک مقرر ہوئی
اُسوقت عمر شریف پچیس برس کی تھی غرض تاریخ مقررہ پر ابوطالب آپ کو ساتھ لیکر
مع اپنے اقرباکے خدیجہ خاتون کے دولتکدہ پر پہونچے اور وقت نکاح اِدھر سے
جناب ابوطالب اور حضرت ابی بکر صدیق سے نہایت فصیح و بلیغ خطبے پڑھے
اور اُدھر سے خدیجہ خاتون کے چچا عمرو بن اسد اور چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل نے
کھڑے ہوکر خطبے سُنائے اور ایجاب و قبول متحقق ہوا اور پانسو درم یا چار سو مثقال
سونے کے مہر ام المؤمنین خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا کا ٹھیرا بعد الفراغ ابوطالب نے
ولیمہ مین ایک اونٹ ذبح کر کے اپنے عزیزون اور قریش کے رئیسون کو کھلایا
اور خدیجہ کبری رضی اللہ عنہا نے اس خوشی مین لونڈیان اور غلام آزاد کیے اور
اپنا بہت کچھ مال و متاع آپ پر نثار کیا اور ما بقے آپکے تصرف مین دیکر عرض کیا
کہ مین آپکی ایک کمترین کنیز ہون مجکو آپکی رضا کے سوا اور کچھ درکار نہین غرض
پھر جناب خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا خدمتگزاری مین مصروف ہوئین ہ

یامعشر الاولیاء لذکرہ تعظموا	علی محمد ن المصطفے صلوا وسلموا

اے میرے رب کریم تجکو ہزاروں سجود	اپنے نبی پر مدام بھیج سلام و درود

بیان تفویض مرتبۂ نبوت بآنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اے امتیان محمد صلی اللہ علیہ وسلم جانو اور آگاہ ہو کہ جناب سرور عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے زمانۂ نبوت سے قبل بھی کوئی رسم ایام جاہلیت کی نہین برتی بالاتفاق ثابت ہے کہ نزول وحی سے پہلے شریعت ابراہیمی پر آپکا عمل رہا۔ سات برس کی عمر سے گیارہ برس کی مدت تک اسرافیل علیہ السلام آپکی خدمت مین حاضر اور متعین رہے اور کبھی کبھی آپ پر ظاہر بھی ہوئے من بعد انتالیسوین برس تک حضرت جبریل علیہ السلام کو یہ خدمت سپرد ہوئی مگر اس عرصہ مین کبھی دکھلائی نہین دیے روایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ فرمایا جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس زمانے مین مجکو رتبہ نبوت ملنے والا تھا جس طرف گزرتا تھا شجر و حجر اور دیوار و در سے السلام علیک یا رسول اللہ کی آواز آتی تھی اور جب تنہا چلتا تھا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کوئی کہتا تھا اور کہنے والا نہ دکھلائی دیتا تھا اکثر سچے خواب نظر آتے تھے غرض اس وقت سے آپکو خلوت اور تنہائی بکمال مرغوب ہوئی - اکثر اوقات غار حرا مین جو مکہ معظمہ سے تین کوس کے فاصلے پر واقع ہے تشریف لیجاکر عبادت الٰہی کیا کرتے تھے جب سن شریف

پورا چالیس برس کا ہوا تیسری یا آٹھوین تاریخ ربیع الاول کی دوشنبہ کے دن نزول وحی
الٰہی شروع ہوا صلوا علیہ وآلہ روایت ہے کہ ایکدن جناب حبیب پروردگار
علیہ الصلوٰۃ والسلام غار حرا مین عزلت گزین تھے جبرئیل علیہ السلام بشکل انسان
آئے اور کہا قم یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ اُٹھکر ساتھ ہوئے اور صفا و مروہ
کے میدان مین پہونچے جبرئیل علیہ السلام نے اپنے پرونکے نیچے سے ایک
حریر کا ٹکڑا نکال کر دیا اور عرض کیا کہ پڑھو - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ مین بے پڑھا لکھا ہون جبرئیل علیہ السلام نے آپکو آغوش مین لیکر اسقدر دبایا
کہ قریب تھا آپ بیہوش ہو جائین پھر چھوڑ کر عرض کیا کہ پڑھو آپنے فرمایا کہ مین
پڑھا لکھا نہین غرض جبرئیل علیہ السلام نے اسی طرح تین بار آپ کو گود مین لیکر
دبایا اور پھر کہا اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ۚ خَلَقَ الْإِنسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ اِقْرَأْ
وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْإِنسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۔ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح پڑھا پھر جبرئیل علیہ السلام نے اپنا پاؤن زمین پر مارا
ایک چشمہ پانی کا ظاہر ہوا اس سے وضو کیا طریقہ وضو اور نماز کا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو سکھلایا - آپ پر اس طرفہ واقعہ سے نہایت وحشت اور ہیبت غالب تھی
اُسی حالت مین کانپتے ہوئے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے ہان تشریف لائے

اور فرمایا زَمِّلُوْنِیْ زَمِّلُوْنِیْ یعنی مجکو کچھ اوڑھاؤ جب وہ خوف اور لرزہ دور ہوا تو آپنے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے یہ ماجرا بیان کرکے فرمایا کہ مین ڈرتا ہون کہین ہلاک نہو جاؤن حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا نے تسلی کی باتین کین اور کہا معاذ اللہ ایسا ہرگز نہو گا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے مجمع حسنات اور منبع برکات پیدا کیا ہی آپ سب کے دکھ درد مین کام آتے ہین اور صلہ رحم فرماتے ہین آپ کا خود اللہ تعالیٰ حافظ اور نگہبان ہی پھر یہ حال ورقہ بن نوفل نے سنکر عرض کیا کہ حضرت آپ گھبرائین نہین جو شخص آپ کو دکھلائی دیا وہی فرشتہ ہی جو اگلے پیغمبرون کے پاس بھی فرمان خداوندی لیکر آیا کرتا تھا اور عنقریب آپکو کوئی رتبہ عظیم ملنے والا ہی چنانچہ تین برس کے بعد جب مُدَّثِّر نازل ہوئی اور جناب سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم خطاب قُمْ فَاَنْذِرْ سے مخاطب اور اَمرِ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ پر مامور ہوئے تو دعوت اسلام شروع کی آپ کے کلام مین قدرتی فصاحت و بلاغت کے علاوہ ایک عام دلنشینی اس قسم کی تھی جسکو اعجاز سخن کہتے ہین ذرا بھی تامل نہین ہوسکتا الحق۔ (غالب) ؎

حق جلوہ گر ز طرز بیان محمد است	آرے کلام حق بزبان محمد است

عورتون مین جو سب سے پہلے مشرف باسلام ہوئین وہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ

رضی اللہ عنہا ہین اور مردون سے پہلے جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ لڑکون سے پہلے حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ غلامون سے پہلے بلال حبشی موالی سے زید بن حارث رضی اللہ عنہما ایمان لائے من بعد یونہین روز بروز طالع اسلام نے ترقی کی صلوا علیہ وآلہ المؤلفہ

وہ مہر جہان فروز چمکا
باقی نہ نشان ظلم کا
یون اگلے طریق اب ہین عاطل
جیسے دم صبح شمع محفل
ادیان و ملل ہین محو سارے
جسطور سے چھوپے ہین ستارے
اللہ رے نور مظہر کل
باطل کے چراغ ہو گئے گل
پھولے گلزار معجزون کے
اشجار پھلے کرامتون کے
رحمت کے امنڈ رہی ہین بادل
آفت کے ہرے بھرے ہین جنگل
ہی جوش پہ قلزم شفاعت
وقف عصیان ہی موج رحمت
ہی اوج پہ دین کا ستارا
پُر نور ہوا جہان سارا

یا معشر اولیاء لذکرہ تعظموا
علی محمد المصطفے صلوا وسلموا

ای مرے رب کریم تجکو ہزارون سجود
اپنے نبی پر مدام بھیج سلام و درود

ای مشتاقان محامد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم جاننا چاہیئے کہ آپکا حلیہ مبارک ایک

شان الٰہی کا ایسا وقع تھا کہ مثل اُس کی زمانہ کی آنکھ نے نہ دیکھا اور نہ دیکھے کیا خوب فرمایا ہے

شاہ عبد الحق علیہ الرحمۃ

حق ز چشم اگرچہ ندید ند لیکنش	از دیدن جمال محمد شناختیم

واللہ در القائل لا اعلم

فما نظر العیون مثل جمالہ	ولا وضعت انثیٰ کمثل محمد
ولا شرفت ارض بمثل نعالہ	ولا سمعت اذن کذکر محمد
ہرچہ اسباب جمالست رخ خوب ترا	ہمہ بر وجہ کمالست کما لا یخفی

بیان اخلاق کریمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ایہا الشائقین جناب مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ اور اخلاق کریمہ بیان سے افزون ہین اور کتب مطولہ اُس ذکر شریف سے مملو ہین حاجت تشریح کی نہین حلم و حیا جود و سخا شفقت و رحمت نصفت و معدلت دلیری و شجاعت زہد و ریاضت صبر و قناعت ان صفتون کا کمال ذات با برکات نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ختم ہو گیا نہ اب ممکن نہ پہلے انبیا علیہم السلام مین سے کسیکو یہ مرتبہ نصیب ہوا بلکہ جو کمالات جداگانہ سب پیغمبرون علیہم السلام کو غایت ہوے تھے ذات حضرت خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام مین

وہ بھی جملہ موجود تھے اور اس سے کہیں زیادہ شاہ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ

شاہ رسل شفیع امم خواجہ دو کون — نور ہدیٰ حبیب خدا سید انام
مقصود ذات اوست دگر ہا ہمہ طفیل — منظور نور اوست دگر جملگی ظلام
ہر رتبۂ کہ بود در امکان بروست ختم — ہر نعمتی کہ داشت خدا شد برو تمام
بر داشت از طبیعت امکان قدم کہ آن — اسریٰ بعبدہ ست من المسجد الحرام
تا عرصۂ وجوب کہ اقصائی عالم است — کانجا نہ جا است فی جہت و نی نشان نہ نام
سر لیست بس شگرف دریں جا مپیچ ہان — از آشنائی عالم جان پرس این مقام

روایت منقول ہے کہ جنگ احد میں جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار کے ہاتھ سے نہایت اذیت پہونچی اور اکثر صحابہ جلیل القدر بھی اس لڑائی میں شہید ہوئے اور آپکے دندان مبارک پر بھی صدمہ آیا اُسیوقت جبریل علیہ السلام مزاج پُرسی کے لیئے آئے اُنکے ساتھ ملک الجبال بھی تھا اُسنے بایماء مشیت عرض کیا رُوحی فِدَاکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اگر ارشاد ہو تو کوہ احد کو کفار پر اُلٹ دوں کہ ان کا نام ونشان باقی نہ رہے جناب رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے جواب میں یہی دعا فرمائی اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ یعنی ای خداوند کریم میری قوم کو ہدایت فرما دے وہ میرے مرتبے سے واقف نہیں ہیں اللہ اکبر کیا

شان رحمت ہی دشمنون کے ساتھ جسکے لطف عام کی یہ صورت ہو تو دوستان پر
اسکی عنایت کا کیا کہنا اور خصوص امت عاصی کے حال پر تو شفقت کی کچھ
انتہا ہی نہین چنانچہ روایت مروی ہی کہ جناب خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم آیہ
وَمِنَ اللَّیْلِ فَتَہَجَّدْ کے نزول سے پہلے رات کو کبھی آرام فرماتے اور کبھی
عبادت مین رات بھر قیام ایک شب آپ خواب استراحت مین تھے
کہ جبریل علیہ السلام آئے اور کہا اے حبیب پروردگار و برگزیدۂ کردگار
اللہ تعالے بعد سلام فرماتا ہی کہ آپ گنہگاران امت کی عذر خواہی کے لیے
ہین ۔ نہ خواب راحت کے واسطے **لمؤلفہ**

گفت جبریل ای خداوند جمال	اینچنین فرمودہ رب ذوالجلال
کای حبیبم خوش نباید در نظر	چشم تو آلودۂ خواب این قدر
ای بخود راحت گزینی بہر چیست	اینچنین فارغ نشینی بہر چیست
رحمت عالم ترا نامست و بس	صرف رحمت کن بعالم ہر نفس
شافع امت ترا خوانند ہم	ہان بنہ در سعی آمرزش قدم
گر تو در ایوان راحت منزویست	عذر خواہ عاصیان خلق کیست
نارد البشر بخود آسایشے	امتانت را طلب بخشایشے

الغرض جبریل امین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بطحائے مکہ کی سمت لیگئے اور امت خطاکار کے احوال سے مطلع کیا المؤلفہ

دید سلطان جرم وعصیان ہای ما
بی شمار و بی حد و بے انتہا

بر زمین بنہاد سر بہر سجود
وز مناجات ودعا لب برکشود

کای خدا رحمے باحوال سقیم
خوانده ام نام تو رحمن و رحیم

من یکے از بندگانت بنده ام
بر درت از عجز سر افگنده ام

سر برافگنده ز بہر معذرت
بی نیاز ا بانیازی بر درت

بر در آمد بنده با حال زار
امتانم را ببخش اے کردگار

ای نہ آخر روئے عالم سوی تست
جملہ ہست و نیست در قابوی تست

اُدھر تو جناب شفیع محشر علیہ الصلوۃ والسلام کا یہ حال تھا ادھر آپکے اصحاب کبار اور جمیع خدمتگزار صدمۂ مفارقت سے بیقرار ہو کر ایک جنگل کی طرف جا نکلے تو کیا دیکھا المؤلفہ

اندران وادی شبانی یافتند
سوی او زاری کنان بشتافتند

جمع گردیدند شان چون گرد او
درمیان آمد حدیث پرس وجو

کای شبان بخیر خضر رہ توئی
از شبان ما مگر آگہ توئی

ہیچ می دانی شبانا کجاست	آنکہ رویش غیرت بدر الدجی است
آنکہ ذاتش مظہر نور خدا است	نام والائش محمد مصطفی است
آنکہ آمد رحمۃ للعالمین	آنکہ آید بر درش روح الامین
آنکہ از دوریش جانہا خستہ اند	رشتہ صبرے ز دل بگسستہ اند

آخر چرواہے نے یہ حال سنکر اس طرح جواب دیا لمؤلفہ

در جوابش گفت آن مرد شبان	من ازو چیزے نمیدانم نشان
پس چہ گویم من دگر لیک این قدر	کاندرین وادیست غارے تیرہ تر
یا دل ناشاد مردے اندر وست	ہر زمان یا امتی فریاد اوست
نالہ اش صد ہول بر دل می نہد	از فغانش لرزہ در ہامون فتد

یہ بات سنتے ہی اصحاب کبار اس غار تیرہ و تار پر پہونچے دیکھا کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کمال گریہ وزاری کے ساتھ سر بسجود مناجات مین مشغول ہین لمؤلفہ

گفت ہر یک از حبیب کبریا	ای فدائے خاک پایت جان ما
یا نبی یا رحمۃ للعالمین	گریہ وزاری ز بہر چیست این
اے پسند آمد چرا دوری زما	برد صبر و ہوش مہجوری زما
گر خطائے رفت از ما امتان	عفو باید خواجہ را بر بندگان

تاب ہجران نیست دیگر یا نبی — سخت بیتابیم و مضطر یا نبی

عالمی در چشم ما شد تیرہ تر — کی تو اندر دیدہ بے نور نظر

تا کجا خورشید پنہان در سحاب — تا بکی ماہ منیر اندر حجاب

جملہ طاعتہائے ما کامد قبول — اے نثار امتانت یا رسول

جناب محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب مین یون ارشاد فرمایا کہ یارو ان باتون سے تو اپنے دکھہ درد کی چارہ گری ممکن نہین آخر جناب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا باپ کی حضور مین حاضر ہوئین اور عرض کرنے لگین نظم

اے مدنی برقع و بکشا نقاب — سایہ نشین چند بود آفتاب

منتظران را بلب آمد نفس — اے ز تو فریاد بفریاد رس

خیز و شب منتظران روز کن — طبع غریبان طرب اندوز کن

یعنی جناب سیدہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ آپ بغیر ہم کو زندگی دوبھر ہے اور آپکی جدائی مین سب کی حالت ابتر ہے۔ لہذا آپ سجدہ سے سر اٹھائیے اور امت گنہگار کا غم نہ فرمائیے قیامت کے دن حسن کا زہر آلودہ پیراہن اور حسین کا آغشتہ بخون دامن نجات امت کے لیے کافی ہوگا ارشاد ہوا کہ جان پدر فاطمہ یہ بات بھی انتشار خاطر کو تسکین نہین دیسکتی یہ جواب سنکر جناب سیدۃ النساء رضی اللہ عنہا نے بکمال زاری مغفرت امت کے

لیے جناب باری مین مناجات کی اور قبول ہوئی سہ ناگہ آمد از جناب حق خطاب ؂
التجائے فاطمہ شد مستجاب ؂ مژدۂ مغفرت سنکر آپ شکر الٰہی بجا لائے اور دلبر کی طرف متوجہ ہوئے لمؤلفہ

بہانہ جو ہے فقط رحمت خدائے کریم	کہ وقف عام ہے محبوب کی رضا کے لیے

بیان معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اے حاشیہ نشینان محفل ایقان واے منزل گزینان محمل ایمان اُس ذات سراپا اعجاز سے جسقدر معجزات صادر ہوے ہرگز حوصلہ تقریر نہین کہ معرض تحریر مین لاسکے جناب خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے تصرفات اور کمالات تمام عوالم اجرام و اجسام پر ستارون اور ذرون سے زیادہ روشن اور ہویدا ہین تیمناً کسی قدر بیان کیے جاتے ہین۔ آپ کا جسد اطہر سراپا نور تھا کبھی نہین سایہ نہ گرا۔ جسم مبارک پر کبھی مکھی نہ بیٹھی۔ آپکے پسینہ مین ایسی روح پرور خوشبو تھی کہ مشک و عنبر کو میسر نہین جس طرف سے آپ کا گزر ہوتا تھا گھڑیون رستہ خوشبو سے مہکتا تھا اور جس گھر مین آپ جلوہ فرما ہوتے در و دیوار انوار حبیب پروردگار سے منور ہو جاتے تھے آپکے متلاشی کو کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہ تھی اور مدینہ طیبہ کا ہر گلی کوچہ اب بھی اُسی نور سے منور اور اُسی خوشبو سے معطر ہے الحق لمؤلفہ

گل افشان ہے خوشبوئے خلق عظیم	دماغ محبت اثر چاہیے
درخشان ہے خورشید نور قدیم	نگاہِ حقیقت نگر چاہیے

اور آپ کے دیدۂ حق نگر کا ادنیٰ معجزہ یہ تھا کہ نزدیک و دور - اندھیرے اجالے آگے پیچھے - اِدہر اُدہر یکسان دکھلائی دیتا تھا - جسد شریف کی لطافت کا یہ عالم تھا کہ پڑکا کمر سے صاف نکلجاتا تھا - قدم شریف کے نیچے سنگ خارا موم ہوجاتا تھا - صلوا علیہ وآلہٖ - غالب

آئینہ دار پرتو مہرست ماہتاب	شانِ حق آشکار زشان محمد است

یہ معجزات جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات بابرکات سے متعلق ہین

معجزات متعلق بعالم اجسام بطریق اجمال

ایک دن کے پیدا ہوے بچہ نے آپکی رسالت پر گواہی دی اور کہا اَنْتَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم آپکی ندا کے جواب مین مردے نے لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ کہا - آپ نے اہل صفہ کو ایک کاطعام سے سیر فرمادیا اور کھانا جون کا تون رہا - غزوہ تبوک مین ستر ہزار مجاہدین کو چند آدمیون کی خوراک سے سیر کیا - آپ نے ایک کوزہ آب سے تمام لشکر کو سیراب فرمادیا - آپکی انگلیون سے پانی کے چشمے جاری ہوئے اور اُس سے سب آدمیون و جانورونکی تشنگی رفع ہوئی

آپکے لعاب دہن سے مجنون اچھا ہوگیا اور حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کا درد چشم
فوراً جاتا رہا آپکے ہاتھوں کا دہوون پیکر گونگا بولنے لگا حضرت جابر انصاری کا
سارا قرض آپنے ایک خرمن چھواروں سے ادا کردیا اور چھوارے کم نہ ہوئے۔
آپ کی دعا سے حضرت سعد بن ابی وقاص مستجاب الدعوات ہوئے حضرت انس مال
اولاد سے بہرہ مند ہوئے حضرت جابر بن عبداللہ کے دو بیٹے مردہ زندہ ہوگئے
حضرت عبدالرحمن بن عوف نے دولت بے انتہا پائی آپکی دعا سے حضرت عبداللہ
ابن عباس ترجمان قرآن بنے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اسلام کو ترقی ہوئی
قوم مضر میں قحط بھی پڑا اور سمان بھی ہوگیا۔ کسری کی سلطنت پر زوال آیا۔
یہ سب باتیں جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا نتیجہ ہیں کیا خوب

	کہا ہے۔ غالب	
تیر قضا ہر آئینہ در ترکش حق ست		اما کشاد آن ز کمان محمد ست

اور اسی طرح حیوانات نے جناب خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی پر بیشتر
گواہی دی بھیڑیے کی زبانی آپکی رسالت کا اقرار سنکر یہودی چرواہا مسلمان ہوا
ہرنی نے کلمہ شہادت پڑھا آپنے سوسمار سے بمقابلہ کفار اپنی رسالت کی گواہی
دلوائی۔ آپکے تمام لشکر ظفر پیکر کو ایک ہرنی نے اپنے دودھ سے سیراب کردیا

آپ نے بن بیاہی ہوئی بکری کی پشت پر اپنا دست مبارک رکھا وہ فوراً شیردار ہو گئی
آپکی حضور میں اونٹ نے اپنے مالک کے ظلم و ستم کی شکایت کی۔ آپ نے
شترمست کو اُسکے مالک کی فریاد پر موئے پیشانی پکڑ کر زبان پر بیر کر دیا۔ کبوترین
نے آپکے سر مبارک پر سایہ کیا۔ آپکی نگہبانی کے لیے مکڑی سے نے غار کے منہ پر
جالا پورا۔ اور کبوترون نے انڈے دیے۔ نظم غالب

دانی اگر بمعنی لولاک و ارسی	خود ہر چہ از حق ہست از آن احمد است

اسی طرح شجر و حجر سے آپکے بیشمار معجزات صادر ہوئے ستون حنانہ نے
آپکی جدائی مین اس قدر نالہ کیا کہ مسجد ہلنے لگی۔ آپکی دعا کے وقت حضرت عباس
ابن عبد المطلب کی چوکھٹ اور دیوارون نے تین بار آمین کہی۔ آپکی زبان
اعجاز ترجمان سے عظمت و جلال آلہی سنکر منبر مسجد کانپنے لگا۔ آپکے بار عظمت سے
کوہ اُحد اور جبل ثبیر اور حرا کو جنبش ہوئی آپکے صرف ایک اشارے سے کعبے مین
تین سو ساٹھ بت بغیر ہاتھ لگائے گر پڑے۔ آپکے دست مبارک مین کنکریون
اور انار اور انگورون نے تسبیح کی۔ بیری کے درخت نے شق ہو کر آپکو رستہ دیا۔ آپکے
حکم سے شاخ خرما نے درخت سے جُدا ہو کر آپکی رسالت پر گواہی دی آپکے اشارے سے
درخت اپنی جگہہ چھوڑ کر آیا اور کلمہ شہادت پڑھکر پلٹ گیا صلی اللہ علیہ وآلہ غالب

واعظ حدیث سایۂ طوبیٰ فرو گزار	کاینجا سخن ز سرو روان محمدست

معجزات متعلق بعالم اجرام بطور ایجاز

اسی طرح عالم علوی سے بہت سے معجزے اور تصرفات جناب مصطفوی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نمایان ہین - ابر نے سر اقدس پر سایہ کیا - وقت میلاد شریف ستارے زمین پر جھک پڑے - آپکے اشارے سے آفتاب چھپ جانے کے بعد پھر نکل آیا انگشت مبارک کے اشارے سے چاند دو ٹکڑے ہوا وَمَا اَحسَنَ قَولُ الشَّاعِرِ الَّذِی ھُوَ

بنگر دو نیمہ گشتن ماہ تمام را	کان نیمہ جنبشے ز بنان محمدست

سب سے بڑھکر واقعہ معراج شریف ہی کہ حضرت کبریا سے جلیل حضرت خاتم الرسالۃ علیہ افضل الصلوٰت واکمل التحیات کے سوا کسی نبی و مرسل کو یہ رتبہ خاص اور مرتبہ اختصاص میسر نہین ہوا اور اسکے سبب وقوع مین اہل نکات اور ارباب خبر نے بہت لطائف غریبہ بیان کیے ہین تفصیل اسکی کتب مطولہ مین موجود ہی مختصر یہ کہ جناب باری عز اسمہ کو سرور عالم اشرف بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کا علو مرتبت اور اوج منزلت ممالک ملکوت اور عوالم ناسوت پر ظاہر کرنا منظور تھا اور اپنے برگزیدہ حبیب نبی مکرم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خلعت تقرب سے سرفراز فرمانا مدعا اور مراتب اختصاص مین جملہ انبیا علیہم السلام پر شرف امتیاز بخشنا مقصود تھا -

چنانچہ آیہ سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی سفر معراج شریف کی خبر مین وارد ہی اور نکتہ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی مرتبہ تقرب الی اللہ پر دال اور کنایہ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی عین مشاہدہ حق پر گواہ اور رمز فَاَوْحٰٓی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی وقوف اسرار الٰہی پر دلیل ناطق اور اشارہ لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّہِ الْکُبْرٰی ادراک انوار نامتناہی پر برہان صادق ہے

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

یَا مَعْشَرَ الْوَلَاءِ لِذِکْرِہٖ تَعَظَّمُوْا	عَلٰی مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰی صَلُّوْا وَسَلِّمُوْا
ای مرے رب کریم تجکو ہزارون سجود	اپنے نبی پر مدام بھیج سلام و درود

بیان معراج شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ای امتیان حبیب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم حدیث معراج بیس صحابہ جلیل القدر مثل امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ اور جناب عبد اللہ ابن مسعود اور حضرت ابو سعید خدری وغیرہم رضی اللہ عنہم سے منقول ہی اور بروایات متعددہ سب نے بیان فرمایا۔ جمہور محدثین کا اتفاق اس بات پر ہی کہ شرف نبوت کے بارھوین برس رجب کی ستائیسوین تاریخ شب دوشنبہ کو جناب محبوب کبریا علیہ الصلوٰۃ والسلام ام ہانی کے گھر بستر استراحت پر باسباب ظاہر خواب راحت مین تھے کہ جناب رب العالمین خلاق آسمان و زمین سے روح الامین کو فرمان

واجب الاذعان نافذ ہوا یعنی اے جبریل اسوقت سجادہ طاعت کو سمیٹ اور جادہ
اطاعت مشیت کی طرف پاؤن بڑھا اور ستر ہزار فرشتے ہمراہ لیکر مرغزار بہشت
نزہت سرشت مین جا- وہان بیشمار براق میرے حبیب کی سواری کے لیے مخصوص
ہین اُن مین سے ایک براق جو سب مین افضل و بہتر ہو چھانٹ کر لا- اور آج کی
رات میکائیل پیمانۂ روزی سے ہاتھ اُٹھائے اسرافیل صور ہاتھہ سے رکھدے
عزرائیل قبض ارواح سے ہاتھہ کھینچے- اور ہر ایک تیرے ساتھ چلنے کے لیے
تیار رہے- مالک درکات جہنم کو رداے صبر و سکون سے سرپوش کرے رضوان
درجات بہشت برین کو بساط زرین اور پردہا سے جواہر آگین سے آرائش دے
حور و غلمان اپنے گیسوؤن کو عطریات قدس سے بساوین سرمۂ انتظار
آنکھون مین لگاوین ہیکل تسلیم گردنون مین حمائل کرین اور قسم قسم کے تکلفات سے
بن سنور کر جادۂ استقبال پر مستعد رہین- اور تمام انبیا علیہم السلام کو آمد حبیب کا
مژدہ سنا عرش سے فرش تک جلوۂ انبساط سے منور اور رائحہ محبت سے معطر ہو جائے
مشرق سے مغرب تک خفتگان خاک سے عذاب دور ہو جائے زمزمۂ شادمانی
ہر سمت سے بلند ہو مژدۂ کامرانی سے ہر ایک خرسند ہو ملؤلفہ

ہی عالم قدس مین منادی		معراج حبیب کبریا کی

ہر سمت نشاط کے ہین سامان	خوش خوش حور و ملک خرامان
اک سمت ابو البشر سر راہ	بیتاب نظارۂ شہنشاہ
دیدار کے حسرتی ہین موسے	مشتاق مصافحہ مسیحا
ہین نغمہ کش نشاط داؤد	آمد کی نوید سے ہین خوشنود
و البستۂ انتظار یوسف	دل دادۂ بے قرار یوسف
ہین نوح غریق لجۂ شوق	ادریس ہین حلقۂ ذوق
گوہر آتا ہی معجر چرخ	ہی اوج پہ آج اختر چرخ
افلاک پہ عزت زمین بوس	زینت افزائے عرش قدوس

الغرض جبرئیل علیہ السلام بموجب فرمان پروردگار عالم مرغزار بہشت مین گئے وہان لاکھون براق دیکھے ایک سے ایک حسن و جمال مین یکتا پایا سب کے بعد ایک براق نظر پڑا کہ آثار حسرت و یاس اسکی صورت سے ظاہر تھے روح الامین نے اس سے حال پوچھا کہنے لگا کہ چالیس ہزار برس ہوئے نام نامی جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سنکر اشتیاق دیدار مین بیقرار ہون کھانا پینا چلنا پھرنا بالکل موقوف ہی صرف اسی سہارے پر جیتا ہون لا اعلم

شبیکہ ماہ مراد از افق شود طالع	شود کہ پرتو نورے بہ بام ما افتد

غرض جبریل علیہ السلام نے اُس براق کو اچھی طرح آراستہ کیا اور میکائیل اور اسرافیل علیہ السلام معہ ستر ہزار فرشتون کے اُنکے ساتھ ہوئے اُس رات کی دھوم دھام شادی کے سامان خوشی کا سمان حدبیان سے افزون ہے ملؤلفہ

معراج کی شب ہے مایۂ نور	ہر چیز ہے آج آیۂ نور
ہر نجم کی آنکھ مطلع الفجر	ہر آنکھ کی تل مین لیلۃ القدر
باغ عالم مین چشم بددور	ہر نخل ہے آج نخلۂ طور
ہر بیرہ کاہ طور شانے	ہر ذرہ بشور لن ترانے
پتا پتا بہشت منظر	قطرہ قطرہ بجوش کوثر
ہر گل بصفاے روے حورا	سنبل باداے موے حورا
الحق بخیال عرض توجیہ	تشبیہ پہ ہے گمان تنزیہ

المختصر جبریل علیہ السلام دار الکمال رسالت اور بیت الشرف نبوت مین حاضر ہوئے اور جناب حبیب رب العالمین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت خواب راحت سے بیدار ہوے روح الامین نے بعد تحیت وسلام حضرت حق جل وعلا کی طرف سے پیام طلب پہونچایا اور مژدۂ معراج سُنایا۔ ادھر غسل وطہارت کا

ارادہ ہوا کہ رضوان دو آفتابے یاقوت کے آب کوثر سے بھرے ہوے لے کر
حاضر ہوا اور ایک طشت زمردین مین آپ کو نہلایا - عمامۂ نورانی سر اقدس پر
باندھا حلۂ بہشتی جسم اطہر مین پہنایا نورانی چادر اُڑھائی سرخ یاقوت کا پٹکا
کمر سے لپیٹا نعلین سبز زیب پاے مبارک کین موتیون کا جڑاؤ کوڑا اور ہی
برق رفتار گھوڑا حاضر ہوا جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم مسجد الحرام مین
تشریف لائے میکائیل و اسرافیل مع فرشتگان ہمراہی تعظیم و تکریم بجالائے
جبریل علیہ السلام نے باگ پکڑی اور میکائیل علیہ السلام نے رکاب تھامی -
اسرافیل علیہ السلام نے غاشیہ کندھے پر رکھا اور آپ سوار ہوئے اسی ہزار
فرشتے اِدھر اُدھر نور کی قندیلین بہشتی کافور کی شمعین ہاتون مین لیے ہوئے
ساتھ ساتھ چلے جاتے تھے اُنکے نور سے کون و مکان منور اور خوشبو سے سارا جہان

معطر تھا المولف

ہے جملہ جہان جلوہ گہ وادی ایمن	اُٹھی ہے ردائے رخ زیبائے محمدؐ

الغرض اس تزک و احتشام اور دھوم دھام سے بیت المقدس مین سواری پہونچی
تمام انبیا علیہم السلام اور بیشمار ملائکہ جو اُس مہر عظمت و جلال کے منتظر استقبال تھے
رسم تحیت و سلام بجالائے مسجد اقصیٰ مین آپ نے شکر کا دوگانہ ادا کیا

اور اُن سب نے اقتدا کیا پھر وہان سے ایک آن واحد مین پانسو برس کی راہ طے

فرما کر آسمان دنیا پر نزول اجلال فرمایا اور مصداق آیہ شریف وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ

اِلَّا هُوَ بے شمار فرشتون کو دیکھا کہ سروقد کھڑے ہوئے تسبیح و تہلیل مین

مصروف ہین آپنے یہ عبادت پسند فرمائی اور نماز مین قیام فرض ہوا اور اسی

آسمان پر حضرت آدم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی بعد تحیت و سلام کے

جناب ابو البشر علیہ السلام نے خوش ہو کر آپکو دعائین دین من بعد بے انتہا

عجائبات ملاحظہ فرماتے ہوئے دوسرے آسمان پر تشریف فرما ہوئے

ایک جماعت فرشتون کی دیکھی کہ نہایت ادب سے رکوع مین جھکے ہوئے

ہین روح الامین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ جب سے یہ فرشتے پیدا ہوئے ہین

اسی عبادت مین مشغول ہین کبھی اور طرف کو آنکھ اُٹھا کر بھی نہین دیکھا غرض اس جانبے

نماز مین رکوع فرض ہوا اور اسی آسمان پر حضرت یحیٰی علیہ السلام سے ملاقات ہوئی

جب تیسرے آسمان پر نہضت فرما ہوئے تمام فرشتون کو سجدہ مین مصروف پایا

فرشتون نے سجدے سے سر اُٹھا کر جناب حبیب رب العلمین کو سلام کیا اور پھر اُسی

طرح اپنی عبادت مین مشغول ہو گئے اسی مقام پر ہر رکعت مین دو سجدے فرض

ہوئے اور یہین حضرت یوسف علیہ السلام سے معانقہ ہوا اور حضرت داؤد

اور حضرت سلیمان علیہما السلام سے ملاقات ہوئی اُنہوں نے کہا مبارک ہو
یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم آج کی رات خداوند کریم نے آپ کو وہ رتبہ عطا کیا ہی کہ کسیکو
نہ ملا آپ بھی شفاعت امت مین کوتاہی نفرماوین پھر چوتھے آسمان کو آپ نے
قدوم مبارک سے شرف بخشا بہت سے فرشتون کو صف بصف دوزانو بیٹھے ہوے
تسبیح الٰہی مین متوجہ دیکھا اور نماز مین قعدہ اخیرہ فرض ہوا اسی آسمان پر عیسٰی علیہ السلام
سے مصافحہ ہوا اور جناب موسٰی علی نبینا وعلیہ السلام سے ملاقات ہوئی حضرت موسٰی
علیہ السلام نے بکمال مسرت آپ سے معانقہ کیا اور کہا شکر ہے اُس خدائے کریم کا جسنے
آپکے دیدار پر انوار سے مجکو مسرور کیا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آج بحضور خدائے جلیل
آپ کو وہ مرتبۂ تقرب حاصل ہی کہ نہ پہلے کسیکو ہوا نہ آیندہ ہوگا اس وقت رحمت
الٰہی کمال جوش پر ہی جو کچھہ چاہو مانگ لو مگر اپنی امت ناتوان کا دھیان رہے
امت پر جو عبادت فرض کیجائے اُسکی تخفیف مین جہانتک ہو سکے سعی فرمانی
چاہیئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت جناب کلیم اللہ کی خوب متوجہ ہوکر سُنی
اور یاد رکھی اسی آسمان پر بیت المعمور کی سیر کرکے دو رکعت نماز نفل ادا کی اور جسطرح
بیت المقدس مین انبیا علیہم السلام پر آپنے امامت کی تھی یہان جمیع ملائکہ نے
آپکے پیچھے نماز پڑھی جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ اجماع ملاحظہ فرمایا

تو دل مین آیا کہ کاش میری امت مین بھی مثل اسکے ظاہر ہو چنانچہ عید المومنین یعنی روز جمعہ عطا ہوا پانچوین آسمان پر حضرت ابراہیم اور حضرت اسمعیل اور حضرت اسحق اور حضرت یعقوب اور حضرت لوط علیہم السلام سے ملاقات ہوئی اور سبنے مصافحہ کیا چھٹے آسمان پر حضرت نوح اور حضرت ادریس علیہما السلام ملے اور تحیت و سلام بجالائے اور جناب نوح علیہ السلام نے آپسے معانقہ کیا اور خوش ہو کر دعا دی ساتوین آسمان کے عجائب و غرائب ملاحظہ فرماکر سدرۃ المنتہی تک پہونچے اور وہان بھی بے انتہا ملائکہ کو مشتاق زیارت پایا آپ کو دیکھتے ہی سب تعظیم و تکریم بجالائے اور زبان حال سے گویا یون عرض کیا لا اعلم

ای بدرت ملک و ملک ملتجی	جئت الینا ولنعم المجی
خاک درت بر سر ما تاج باد	ہر شب عمرت شب معراج باد

غرض رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سدرۃ المنتہی سے آگے چلے جبرئیل علیہ السلام حجاب زربفت تک پہونچاکر چلنے سے رہ گئے اور کہا سعدی شیرازی

اگر یک سر موے برتر پرم	فروغ تجلی بسوزد پرم

پھر آپنے ستر ہزار پردے نور کے طے کیے یہانتک کہ براق بھی چلنے سے عاری ہوا پھر رفرف نے قریب عرش کے پھونچا دیا اور غائب ہوگیا

اور وہان سے بجذب طلب الٰہی نے بہت سے حجاب اور نور کے پردے طے کر کے مقام قاب قوسین او ادنیٰ مین داخل کیا وہان جو کچھہ دیکھا اور سنا ہرگز کوئی آنکھ نہین دیکھہ سکتی اور کبھی کوئی کان نہین سن سکتا - لا اعلم ٥

میان طالب و مطلوب رمزیست	کراماً کاتبین را ہم خبر نیست

خمسہ لمؤلفہ

چو شبیکہ خواجۂ دوسرا ز زمین شدہ بسما	بفراز عرش نہادہ پا بگزشتہ انجمن دنیٰ
بمحل قرب گرفت جا نظرے بمنظر ما طغیٰ	ہمہ تن زبان ہمین ندا کہ حبیب حضرت کبریا

بلغ العلیٰ بکمالہ بلغ العلیٰ بکمالہ

ہمہ آنکہ وقف ظہور شد ز فروغ نور حضور شد	بزمین تجلی طور شد بسپہر جلوۂ ہور شد
چو ضیاش رو بہ نور شد بشر و فرشتہ و حور شد	ظلمات دہر بدور شد ہمہ نور شد ہمہ نور شد

کشف الدجیٰ بجمالہ کشف الدجیٰ بجمالہ

بسخاست اکرم اکرمین خبر ست شافع مذنبین	بصفات رحمت عالمین بخطاب خاتم مرسلین
بعلو رتبہ شاہ دین ز اولین ز آخرین	بنگارش صفت گزین ز صریر خامہ شنیدہ ام این

حسنت جمیع خصالہ حسنت جمیع خصالہ

بزبانم احمد مجتبیٰ بلبم محمد مصطفیٰ	چہ خوش ست نام تو مرحبا چہ خوش است نام تو مرحبا

کہ انگاشت مدح تو سید اگر گفت وصف تو جز خدا		زبان علوی بجنبد چگونہ این آئینہ جانفزا
	صلوا علیہ و آلہٖ صلوا علیہ و آلہٖ	

روایت صاحب روضۃ الاحباب تحریر فرماتے ہین کہ دائرہ تقرب مین اول جناب باری عز اسمہ کی طرف سے یہ ارشاد ہوا اَنَا وَاَنْتَ وَمَا سِوٰی ذٰلِكَ خَلَقْتُهٗ لِاَجْلِكَ یعنی مقصود مین اور تو اور اسکے سوا سب کچھ جو پیدا ہوا تیرے لیے ہے پھر جناب رب الارباب کی طرف سے خطاب ہوا ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے واسطے کیا تحفہ لایا عرض کیا ای خالق کون و مکان ای مالک زمین و آسمان دو چیز لایا ہون ایک مین امت کی تقصیرات طاعت دوسرے مین انکی جفا و معصیت ارشاد ہوا تقصیرات طاعت کے لیے میرا دامن رحمت کشادہ ہے اور جفا و معصیت کے واسطے تیرا دست شفاعت دراز ہے سبحان اللہ وبکرمہ وصلوا علیہ و آلہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ اُس وقت حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنی ثنا مین ان کلمون کے کہنے کا حکم فرمایا یعنی اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰةُ وَالطَّیِّبَاتُ جب یہ تعریف عرض کی گئی خطاب ہوا اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اُسوقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو یاد فرما کر اس سلام کے جواب مین عرض کیا اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ اِس مقام پر ارباب

نکات نے لکھا ہی کہ السلام علینا صیغہ جمع کے ساتھ باستثناء عباد اللہ الصالحین
کے مخصوص ہی گنہگاران امت کی یاد آوری پر اللہ اکبر کیا رافت و رحمت ہی اُس
جناب پاک کی امت خطا کار پر کہ اس جا سے بھی ہم سیہ کارون کو علاقۂ معیت
سے جدا نہ فرمایا۔ صلوا علیہ و آلہ الغرض جو وقت ملائکہ مقربین کو جناب حبیب
رب العالمین خاتم المرسلین کا یہ مرتبۂ اختصاص معلوم ہوا بالاتفاق سب نے
عرض کیا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
اسکے بعد جناب باری عز اسمہ سے ارشاد ہوا کہ اے حبیب میرے جو کوئی سفر سے
گھر جاتا ہی اُسکے لیے کچھ تحفہ ضرور ہے یہ جو کچھ مین نے اور تو نے اور فرشتون
نے کہا یہ ہماری طرف سے تیرے ساتھیون کے لیے ہدیہ بہا ہی یعنی
التحیات ہر نماز مین پڑھا کرین اور دولت و سعادت سرمدی سے مشرف ہون
من بعد آپنے عرض کیا الٰہ العالمین میری امت کے لیے اور کیا تحفہ ہی ارشاد ہوا
مین اُن کا مددگار ہون اُنکی حیات اور ممات اور قبر اور حشر اور نشر مین فَطُوْبٰی
لَكُمْ یَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِیْنَ وَبُشْرٰی لَكُمْ پھر حکم ہوا ای محبوب میرے آج بخشش کی
رات ہی جو کچھ مانگے گا عطا کرونگا آپنے موسیٰ علیہ السلام کی وصیت یاد کر کے
عبادت کی تخفیف مین بہت سعی کی اور جناب الٰہی مین قبول ہوئی اور طرح طرح کی

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى
الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا
وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ یعنی اے
پروردگار میرے نہ مواخذہ کر مجھسے اور میری امت سے ان چیزون کا جو بھول
چوک سے صادر ہون اور نہ رکھ ہمپر بوجھ بھاری جیسا اگلی استون پر رکھا یعنی
ہماری شریعت کو مثل اگلی شریعتون کے دشوار نکر اور ہمپر وہ بوجھ نرکھ جسکے اُٹھانیکی
ہم کو طاقت نہو اور بخش تو ہمسے اُس کام کو جو تیرے لایق نہوا اور چھپا
ہماری بُرائیون کو اور ہم پر رحم کر تو ہمارا مالک ہی اور فتح دے ہم کو کافرون پر
یہ دُعائین اللہ جل شانہ نے قبول فرمائین روایت منقول ہی کہ جو وقت شہنشاہ
عرش نشین حبیب رب العالمین علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم حضرت حق جل و علاسے
رخصت ہوکر بہشت و دوزخ کی سیر فرماتے ہوئے آرامگاہ مین تشریف لائے
بچھونا جیسر خواب استراحت مین تھے گرم پایا اور زنجیر حجرہ ہلتی دیکھی اول آپنے
حضرت ام ہانی بنت ابی طالب اپنی چچا زاد بہن کو اس واقعہ سے شرف آگہی
بخشی پھر حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے سب حال بیان فرمایا جناب صدیق
رضی اللہ عنہ نے یہ تمام ماجرا سنکر عرض کیا صدقت یا رسول اللہ صلے اللہ

علیک وسلم خطاب صدیق اکبر کا یا یا صلّوا علیہٖ وآلہٖ - لمؤلفہ

کلا ختم ہوا قصہ مختصر علوی	نبی ہین دونو جہان ختم الانبیا کے لیے
یا معشر الولاء لذکرہٖ تغفلوا	علی محمد ن المصطفیٰ صلّوا وسلّموا
الٰہی مرے رب کریم تجکو ہزارون سجود	اپنے نبی پر مدام بہیج سلام و درود

فی المناجات

خدایا در شاہ بطحا دکھاوے	ندیدون کو دیدار مولےٰ دکھاوے
سحاب کرم کا ہو چھینٹا ادھر بھی	پیاسون کو رحمت کا دریا دکھاوے
جو عتبہ ہے مسجود کرّوبیون کا	وہ عرش العلی حق تعالیٰ دکھاوے
قصور جنان زاہدون کو مبارک	مجھے جنت الخلد طیبہ دکھاوے
الٰہی کرم کر - کرم کر - الٰہی	مدینہ دکھاوے مدینہ دکھاوے
سدا ڈھونڈتی ہین جسے میری آنکھیں	وہ حسن وجمال دل آرا دکھاوے
مرے دل مین جس سے کا ہی داغ حسرت	وہ نقش نگین تمنا دکھاوے
وہ چشم حقیقت نگر چاہتا ہون	جو گھر بیٹھے مکہ مدینہ دکھاوے
وہ قلب محبت اثر مانگتا ہون	جو مقصود جذب تمنا دکھاوے
جہان کرم مین جو رحمت لقب ہے	وہ نیسان رحمت برستا دکھاوے
اٹھے جو دو جھکے اک تمنا دریا	[illegible] ہمیشہ تا دکھاوے

ہے اُس پردۂ در تلک کب رسائی
مرے دل کے پردے مین جلوا دکھادے

ان آنکھون سے یا دل کی آنکھون دیکھون
جمالِ سراوجِ علیا دکھادے

بنی چشمِ دل شمع طور تجلی
رخِ آفتاب تدلی دکھادے

خود یکا اُٹھا دل سے علوی کے پردہ
خدائی کا اپنی تماشا دکھادے

ایضاً فی الشوق

ہے آرزومند لقا مولی تولائی ترا
تجھپر فدا تجھپر فدا مولی تولائی ترا

رکھتا ہی ہے وردلبس ہر آن ہردم ہر نفس
صل علی صل علی مولی تولائی ترا

شیخین کا مدحت سرا ختنین کا مجو ثنا
سبطین کا رہن و لا مولی تولائی ترا

شمس و قمر ارض و فلک جن و بشر حور و ملک
ساری خدائی او خدا مولی تولائی ترا

مقصود حق جانا تجھے برحق احق مانا تجھے
سمجھا کچھ اسکے بھی سوا مولی تولائی ترا

برہم ہین اہل شرع کیون ہے بحث اصل و فرع کیون
کیا بیخودی مین کہہ اُٹھا مولی تولائی ترا

کھل جائے چشم دل اگر آنے لگے سب کچھ نظر
جو دیکھتا ہے بر ملا مولی تولائی ترا

کیا جانون مین کیا ہون مگر کہتا ہے مجکو ہر بشر
مولی تولائی ترا مولی تولائی ترا

تجھسے خجل حق سے خجل یہان منفعل وہان منفعل
ہے غرقہ سیل حیا مولی تولائی ترا

تجھسے ہے تیری آرزو تجھسے ہے تیری جستجو
رکھتا ہے تیرا آسرا مولی تولائی ترا

خون ہم کو لنک پیے یون نجے مر الکتاب ہے — اس لیت اُکتا چلا مولی تولائی ترا
سو نکہ مجھسے موڑا آنسن نے گھیرا ہو اگر پاس نی — مایوس ہو واحسرتا مولی تولائی ترا
ہن مصائب ہو گیے یون وقف نوائب ہو گیے یون — در در پھیرا واغربتا مولی تولائی ترا
مرہون احتیاج ہو محتاج کا محتاج ہو — بند اترا بر داترا مولی تولائی ترا
کیا قابل رافت نہین کیا درخور رحمت نہین — کیون وقف استغنا ہوا مولی تولائی ترا
ہان ای طبیب مہربان ہو چارہ درد نہان — اُب کہ کے ہاتون مٹا مولی تولائی ترا
پردہ مین جلوہ کتابک ہو اس طرف بھی اک جھلک — ہے حسرتی دیدار کا مولی تولائی ترا
جلوہ ذرا دکھلائیے تسکین دل فرمائیے — دوری سے بس گھبرا گیا مولی تولائی ترا

ملجائے کچھ بہر خدا ہی دیر سے در پر کھڑا
علوی فقیر بینوا مولی تولائی ترا

تمت

تقریظ

چکیدۂ کلک جواہر سلک ناظم عدیم المثال شاعر بدیع الخیال زبدۂ اہل الکمال سید الشعرا عمدۃ الحکما استاذ من جناب حکیم سید محمد حسن صاحب دہلوی سلمہ اللہ تعالے

اللہ اکبر کارکنان ایجاد و تکوین کس گرمجوشی سے محو انتظام ہین آسمان کی دل بادل ایستادہ ہی - دھوپ چھانو کا فرش ہو رہا ہے سبزہ زار کی قالینین بچھی ہوئی ہین - پہاڑون کے میز فرش رکھے ہین - بکاول آفتاب سرگرم پخت و پز ہی - سقائے ماہ آب پاشی کرتا پھرتا ہے اشجار میوہ دار پیشکش کے واسطے ڈالیان لیے کھڑے ہین - جا بجا چمنون کے گلدستے لگائے گئے ہین - مروحہ جنبان نسیم و صبا ٹہلتے پھرتے ہین نسیچیان رسل صحیفون کے فرمان لیے بند و بست کرتے چلے آتے ہین - کائنات کی بہیر و بنگاہ نے عرصہ گاہ ارض و سما کو گھیر لیا ہے نافہ کشائے نفحات لَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ اور عطر بیزی شمائم لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ نے مشام مخلوقات کو معطر کر دیا ہی - برکات جلوہ ریز ہین - اور رحمتین ہمعنان شاہنشاہ عالیجاہ خلاصۂ موجودات زبدۂ مخلوقات باعث جزو کل فخر رسل ہادی سبل خاتم النبیین رحمۃ للعالمین ۵ حسن

سرورِ عالم سید آدم صلی اللہ علیہ وسلم	روح مجسد سر مجسم صلی اللہ علیہ وسلم
اطہر و انور اطیب و ازہر اشرف و اعلی قدس و ارکے	اجمل و اکمل اعظم و اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بزم آرائی میلاد شریف ہی اور انعقاد

سر تکدہ جشن مقدم کا سامان - اگرچہ وہ روز عالم افروز پرتو نور احمدی صلی اللہ
علیہ وسلم سے پس از اتمام نعمائے الٰہیہ و نشر برکات و حسنات نامتناہیہ فی حد ذاتہ
اک چشم زدن مین اپنی بہار دکھلا کر گزر گیا مگر جان نثاران صادق و امتیان
عاشق کی نگاہون مین ہنوز روز اول ہی شیفتگان مشتاق و مداحان
عشاق سلف و خلف نے نظماً و نثراً صدہا رسائل اس ذکر منیف و بیان
لطیف مین تالیف فرما کر ذخیرہ اندوزی ثواب دارین کی مگر فی زماننا ناظم
بے بدل ناثر فقید المثل زبان دان فصیح البیان بدیع الخیال طلیق اللسان
بادہ سر جوش حب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین سرشار عاشق زار سنت
رسالت پناہی متبع و جان نثار محامد ممدوح الٰہی شیفتۂ ذکر مصطفوی صلی اللہ
علیہ وسلم برادر اعز وارشد **ابو المحمود سید کفایت علی علوی**
ہاپوڑی نے جو یہ رسالہ موسوم بہ **منظہر الاسلام فی میلاد
النبی علیہ السلام** تالیف فرمایا ہی لطافت بیان اور سلاست زبان
موزونی ترکیب و حلاوت تقریر مین بےمثل و بے نظیر ہی مؤلف نے جو
محنت موفور اور کوشش بلیغ اسکی جمع و تالیف مین کی ہی معرض
تحریر مین نہین آسکتی اسکی خوبیان دیکھنے پر منحصر ہین المختصر حسن

سیہ نامہ تبہ کردار تہ دل سے دعا کرتا ہے کہ ایزد تقدس و تعالی مؤلف رسالہ اور اسکے لکھنے پڑھنے دیکھنے سننے لینے دینے والونکو بہ برکت اِس ذکر اقدس کے جمیع بلیات و آفات ارضی و سماوی جنی و انسی سے اپنی حفظ و امان مین رکھے اور بطفیل اپنے حبیب پاک کے دونو جہان کی نعمتون سے متمتع اور فائز المرام فرماوے آمین اللھم آمین

قطعہ تاریخ من نتائج فکرت صحیح حکیم محمد عمر صاحب متخلص بہ فصیح ملازم راج الور

مژدہ کہ نسیم نفس حضرت علوی
ہے طرفہ بیان مولد محبوب خدا کا
یہ ذکر ہے زخم دل بیمار کا مرہم
جان دادۂ حب نبوی کے لیے اسمین
ہان زندۂ جاوید غم عشق نبی کو
الحق کہ زبان لال ہے اظہار ثنا مین
تاریخ کی تھی فکر فصیح آج کہ ناگاہ

نزہت گہ عالم مین عجب غالیہ سا ہے
حرز دل و جان صل علی صل علی ہے
یہ ذکر مریضان معاصی کی دوا ہے
ہر لفظ بوصف لب اعجاز نما ہے
ہر حرف مین اسکے اثر آب بقا ہے
میلاد نبی مظہر انوار خدا ہے
ہاتف نے کہا نسخہ بیمثل چھپا ہے
۱۳۰۸ھ

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ علی احسانہ والشکر علی نعمائہ والصلوۃ والسلام نبیہ واصفیائہ بعد حمد وصلوۃ کے ناظرین باتمکین کو مژدہ ہو کہ امد لون بفضل و کرم واہب العطیات یہ رسالہ مظہر الاسلام فی میلاد النبی علیہ السلام اس مطبع مین طبع ہو کر شائقین کے لیے ہدیۂ پیشکش ہے امید کہ نعمت غیر مترقبہ کو دیکھکر ہر فرد بشر حظ وافر اٹھائیگا اور عشق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ذوق کامل حاصل کریگا اور کیون نہو اسکے مؤلف عاشق رسول مداح جناب حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم سید ابو المحمود مولوی کفایت علی صاحب متخلص بعلوی بابوڑی ہین حق یہ ہے کہ مؤلف ممدوح نے جسقدر خون جگر پی کر اور محنت اٹھاکر یہ لکھا ہے کچھہ انکا ہی دل جانتا ہے واقعی بہت خوب لکھا ہے خداوند تعالے اسکو قبول فرماوے اور انکی سعی کو مشکور فرماوے ناظرین سے امید ہے کہ ہم کو بھی دعا مین نہ بھولینگے فقط

اطلاع

بموجب ضابطہ رجسٹری کرا کر بحق مؤلف کتاب ہذا محفوظ کی گئی ہے کوئی شخص بلا اجازت صریح اسکے طبع کا مجاز نہین العبد محمد عبد الاحد مالک و مہتمم مطبع مجتبائی دہلی

جنگ نامہ حنیف اردو

مجموعہ وفات نامہ شامل پنج رسالہ ۔

وفات نامہ قصیدہ نعتیہ قصہ حضرت بلال قصہ دائی حلیمہ حلیہ شریف

تنقیح الشہادتین

تحفۃ الحرمین فی بیان طعام الدارین ۔

زبدۃ المناسک احکام حج وعمرہ وغیرہ از تالیفات

مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی ۔

زاد السبیل الی دار الخلیل اردو ۔

رسالہ حج [illegible]

زینت الایمان

دولہ دلہن کا کھلونہ

شرع محمدی اردو منظوم

راہ نجات یہ دین کی کتاب [illegible]

مفتاح الجنۃ

خلاصۃ الفقہ

زجر شبان [illegible]

عمدۃ النصائح [illegible] صاحب رح

رسالہ فضائل رمضان مبارک [illegible]

تحفۃ الزوجین [illegible]

ہادی الناظرین ترجمہ [illegible]

مجموعہ [illegible]

قیامت نامہ بہشت نامہ اردو

رسالہ عقیقہ اردو

فلاح دارین از نواب قطب الدین خان صاحب رح

احکام العیدین اردو ۔

تحریم الربا

فضائل الشہور والصیام اردو

راہ جنت مسائل ہیں ہندوں کے لیے عمدہ کتاب ہے

تنبیہ الغافلین

ستہ ضروریہ دینیہ

زاد المسلمین ترجمہ رسائل اربعین مولانا شاہ اسحق صاحب [illegible]

مولانا شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی [illegible]

[illegible] جاننا چاہیے سب کا ہے ۔

جواہر القرآن [illegible] مولانا محمد احسن صاحب [illegible]

دلائل الخیرات مترجم اردو نظامی ۔

حزب البحر مترجم اردو [illegible]

حکایات الصالحین

مقاصد الصالحین

[illegible] العارفین [illegible]

[illegible] الصالحین ترجمہ منہاج العابدین [illegible]

[illegible] انتخابی امداد اللہ صاحب

[illegible] مجتبائی ۔

اعلان

اور

ہر قسم کے قرآن شریف - حمائل - سادہ - مترجم (اسی مطبع کی مطبوعہ حمائل شریف مصری مترجم اردو
ایک اشرفی فی غلطی انعام والی بقیمت عہ بلا جلد مجلد درجہ اول عہ مع محصول ہے ہوتی ہے) وکتب دینیات
عربی - فارسی - اردو - وکتب درسیہ مدارس عربی اسلامی و نیز کتب سرکاری
سررشتہ تعلیم وکتب مصنفہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی و حضرت شاہ ولی اللہ
و مولوی محمد قاسم صاحب رحمہم اللہ و مولوی نذیر احمد صاحب و مولوی الطاف حسین حالی
و شمس العلما مولوی ذکاء اللہ صاحب و مولوی ابو محمد عبدالحق صاحب تفسیر حقانی

ودیگر کتب مطبوعہ

مصر بمبئی کلکتہ لکھنؤ کانپور آگرہ [illegible] میرٹھ دہلی وغیرہ وکتب اخلاق موعظہ
و تصوف و لغات و طب [illegible] و [illegible] اردو و دینی
قصص [illegible] کتاب ہذا [illegible] مطبع مجتبائی دہلی سے
نقد قیمت آنے پر بکفایت مل سکتی ہیں

العبد

محمد عبد الاحد مہتمم و مالک مطبع مجتبائی دہلی [illegible]